یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم

مانو نہ مانو حضرتِ دل اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

علاج السالکین

مؤلفہ

فخر العلماء المحدثین واقفِ رموزِ شریعت حضرت سیدنا مولانا مرشدی
الحاج ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ صاحب نقشبندی
مجددی قادری دام فیوضہ وبرکاتہ
خلف الرشید حضرت الحاج حافظ سید مظفر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام
منار بک ڈپو بک سیلرز اینڈ پبلشرز چار مینار حیدرآباد

مطبوعہ [illegible] پرنٹنگ پریس مچھلی کمان حیدرآباد

Rs 5.00

هو العزیز الرحیم

خوابِ حمید

پیر مرشد ہیں سید عبد اللہ — علم کے مہر اور فضل کے ماہ
آپ سے ہے حیاتِ شرعِ متین — آپ ہیں نائب رسول اللہ
کون ہے اتنا صاحبِ عرفاں — کون ہے آج اتنا حق آگاہ
دین و ایماں ہے بندگی ان کی — فرض ہے مجھ پہ ان کی الفت و چاہ
فکرِ دارین سے ہوا آزاد — درِ اقدس کا بندۂ درگاہ
خواب میں اس غلام نے دیکھا — کہتا ہوں سچ خدا ہے اس پہ گواہ
کہ ہے دربار تاج پوشی کا — جلوہ افروز ہیں رسول اللہ
آپ کے ساتھ مجمعِ اصحاب — آپ کے ساتھ اولیاء اللہ
جمع تھے اور سینکڑوں حضرات — میں بھی تھا اپنے پیر کے ہمراہ
دستِ اقدس سے سرورِ دیں نے — پیر مرشد کے سر پہ رکھی کلاہ
اتنا روشن وہ تاجِ زریں تھا — ہو گئی جس سے خیرہ سب کی نگاہ
میرے دل کو خوشی ہوئی اتنی — کھل گئی آنکھ خواب سے ناگاہ
زہے تقدیر میں نے دیکھ لیا — روئے پاکِ نبیؐ عالی جاہ
میری قسمت کہاں تھی ایسی حمید — ہے یہ فیضانِ مرشدِ ذی جاہ

مرشدی سیدی و مولائی
ابو الحسنات سید عبد اللہ

قاری محمد عبد الحمید
حمید صدیقی نقشبندی
حیدرآباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے مرے معبود، اے میرے اِلٰہ ‏ ‏ ‏ ہے تو ہی مقصودِ دل بے اشتباہ
اے مرے مطلوبِ دل مطلوبِ جاں ‏ ‏ ‏ اپنے ملنے کا بتا کوئی نشاں
اے مرے محبوب، اے میرے حبیب ‏ ‏ ‏ ہوں غمِ دوری سے مرنے کے قریب
کب تلک یارب رہوں تجھ سے جدا ‏ ‏ ‏ جلوہ گر ہو مجھ کو کر مجھ سے جُدا
یا الٰہی مجھ کو مجھ سے دور کر ‏ ‏ ‏ تاکہ دیکھوں تجھ سے تجھکو اک نظر
دو جہاں سے کچھ نہیں مجھکو طلب ‏ ‏ ‏ تجھ سے کرتا ہوں دے تجھکو طلب
ہے مریضِ لادوا کی تو دوا ‏ ‏ ‏ ہے ہر اک حاجت کا تو حاجت روا
ہے مرے ہر درد کی تو ہی دوا ‏ ‏ ‏ ہے تو ہی مرہم مرے ہر زخم کا
کر مجھے یوں اپنی الفت سے تو مست ‏ ‏ ‏ جن سے ہو دیں سب خیالِ غیر پست
دے مجھے اب ہوش یارب اس قدر ‏ ‏ ‏ تجھ پہ دیوانہ رہوں آٹھوں پہر
ذکر ہووے تو ترا ہووے سدا ‏ ‏ ‏ فکر ہووے تو تری ہووے سدا
غیر تیرے جو ہو دل سے دُور ہو ‏ ‏ ‏ تیری الفت سے یہ دل معمور ہو
خاکِ راہِ دردمنداں کر مجھے ‏ ‏ ‏ جان بریاں چشم گریاں کر مجھے
داغِ دل سے کر مجھے باغ و بہار ‏ ‏ ‏ تاکہ آوے سیر کو تو گلعذار
ختم کرکے یہ مناجات نکو ‏ ‏ ‏ کر وسیلہ ذاتِ پیغمبر کو تو
گر تو طالب ہے وصولِ اللہ کا ‏ ‏ ‏ چل پکڑ دامن رسول اللہ کا
بے وسیلوں کا وسیلہ ہے وہی ‏ ‏ ‏ بلکہ ساروں کا وسیلہ ہے وہی

لیک صد افسوس حسرت بے حساب — ہیں پڑے چاروں طرف تجھ پہ حجاب
نے تو کر سکتا ہے آنکھوں سے نظر — اور نہ سن سکتا ہے کانوں سے خبر
پھنس گیا دلدل میں غفلت کے تو آہ — ہل نہیں سکتا کہ پاوے حق کی راہ
مرکبِ توبہ عصائے آہ لے — پھر نکل دلدل سے اپنی راہ لے
کر تو پیدا دل میں اپنے دردِ عشق — تا تپِ غفلت کو کر دے سرد عشق
میل سے غفلت کے کر کانوں کو پاک — بعد ازاں سن یہ شکایت دردناک

شکایت

اے خدا کے ڈھونڈھنے والو تم نے خدا کو ہر جگہ ڈھونڈا، کہاں کہاں گشت لگایا دشوار سے دشوار مقامات تک بھی ہو آیا پر کہیں اس کا پتہ نہ پایا۔

آؤ ہم تمہیں جہاں بتاتے ہیں وہاں ڈھونڈو وہ ملے گا تو وہیں ملیگا سنو سنو اس کے ملنے کی جگہ دل ہے دل ہی تو وہ تخت ہے جس کو عرشِ سبحان کہتے ہیں نہیں نہیں دل ہی وہ مکان ہے جسے لامکاں کہتے ہیں۔ دل اس کے گھر کا نام ہے جو بے نشان ہے اسی نے دل کو یہ وسعت دی ہے کہ سب کی سمائی اس میں ہو جاتی ہے اُسی نے اس کو یہ فراخی دی ہے کہ سب کی گنجائش اس میں ہو جاتی ہے کوئی چیز نہیں کہ اس میں نہ سما سکے کوئی شے نہیں کہ اس میں نہ آسکے۔

چیزوں کا ذکر چھوڑو اشیاء کا نام نہ لو۔ وہ اس میں سما جاتا ہے جو کہیں نہیں سماتا وہ اس میں رہتا ہے جو کہیں نہیں رہتا وہ اس میں نظر آتا ہے جو کہیں دکھلائی نہیں دیتا وہ اس میں ٹھہرتا ہے جو کہیں نہیں ٹھہرتا، جو زمین پر نہیں سماتا، جو آسمان میں نہیں آتا وہ دل ہی میں آجاتا ہے۔

Marfat.com

مولانا فرماتے ہیں

گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است — من نہ گنجم ہیچ در بالا و پست
در زمین و آسمان و عرش نیز — من نہ گنجم ایں یقین داں اے عزیز
در دل مومن بگنجم اے عجب — گر مرا جوئی در آں دلہا طلب

یعنی نہ زمین میں یہ گنجایش نہ آسمان میں یہ وسعت، جو مومن کے دل میں ہے اگر مجھ کو ڈھونڈنا ہو تو انہیں دلوں میں ڈھونڈو۔

اے خدا کے ڈھونڈنے والو! یہ جو کچھ تم نے سنا سب سچ ہے مگر یہ اس دل کی شان نہیں ہے جو ہمارے پہلو میں ہے۔ اس نے تو الٹا ہی ڈبو دیا رات دن غفلت میں ڈوبا ہوا ہے اس کی عمر قیل و قال میں گذر رہی ہے ہر وقت نئی نئی بیڑیوں میں جکڑا جاتا ہے پھر کبھی جب سوجھتی ہے تو اور جکڑنے جانے ہی کی سوجھتی ہے۔ راستہ بھولا ہوا غفلت کی نیند میں ہے غیر خدا کی محبت میں کچھ ایسا مست ہے کہ یہ نشہ ابھی اترا ہی نہیں کہ ادھر پیتے ہی جاتا ہے پھر آخرت کا ہوش آئے تو کس طرح آئے ؎

کم انادی وھو لا یصغی التناد — وافوادی وافوادی وافواد

ہائے ائے دل۔ افسوس اے دل۔ میرے پیارے دل میں تجھے کب تک پکاروں تو میری سنتا ہی نہیں وہ دن کب آئیں گے جو تو پلٹی کھائے گا سب کو چھوڑ کر ایک کا ہو جائے گا۔

یا بھائی اتخذ قلبا سواہ — فھو ما معبودہ الا ھواہ

کیا کروں یہ دل تو اب کام کا نہ رہا۔ اس نے تو خدا کو چھوڑ کر خواہشات نفسانی کو اپنا معبود بنا رکھا ہے اس دل کو تو آگ لگا دو۔

خدا کو ڈھونڈنے کے پہلے کوئی اور ایسا دل ڈھونڈو جس میں خدا آ سکے اس کا معبود ہو تو خدا ہی ہو۔ اس کا محبوب ہو تو خدا ہی ہو۔ اس کا مقصود ہو تو خدا ہی ہو ؎

Marfat.com

اے عندلیب آؤ کریں مل کے زاریاں   تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

طرح طرح کی بیماریوں نے اس دل کو تو مسخ کر دیا ہے اس کو یہ بھی خبر نہیں کہ میں بیمار ہو گیا ہوں۔ سن اے دل تو بیمار ہے تیری بیماریوں کا پہنچاننا بہت مشکل ہے۔ اس لئے تو سمجھتا ہی نہیں کہ میں بیمار ہوں ایک وقت تیرے سمجھنے کا آتا ہے اس وقت سمجھنے سے کیا فائدہ اب وقت ہے سمجھنا ہے تو سمجھ لے ؎

مانو نہ مانو حضرت دل اختیار ہے   ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

ہر چیز علامتوں سے پہچانی جاتی ہے تیرے بیمار ہونے کی یہ علامتیں ہیں

پہلی علامت انسان کا ہر عضو ایک خاص فعل کے لئے بنایا گیا ہے جس فعل کے لئے وہ عضو بنا ہے اگر وہ فعل اس عضو سے صادر نہ ہو سکے یا بہت ہی خلل کے ساتھ ہو سکے تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ عضو بیمار ہے۔ جیسے ہاتھ پکڑنے کے لئے، پیر چلنے کے لئے کان سننے کے لئے آنکھ دیکھنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ اگر ہاتھ پکڑ نہ سکے پیر چل نہ سکے، کان سُن نہ سکے، آنکھ نہ دیکھ سکے تو سمجھو کہ یہ اعضاء بیمار ہیں۔ ایسا ہی دل بھی خدا کی محبت اور معرفت اور اس کی عبادت کی لذت لینے کیلئے بنایا گیا ہے۔ اگر دل میں یہ نہیں تو وہ دل تندرست نہیں بلکہ بیمار ہے میرے پیارے دل جس معدہ کو روٹی سے زیادہ مٹی پیاری ہو تو اس کو بیمار کہتے ہیں بیمار ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی اگر اللہ سے زیادہ اور چیزیں تجھے پیاری ہوں تو کیا ہم تجھکو بیمار نہ کہیں۔ تجھے نفس شیطان دھوکے میں رکھے ہوئے ہیں تو یہی سمجھا ہوا ہے کہ مجھے خدا سے محبت ہے اور میں تندرست ہوں۔

ذرا محبت کی کسوٹی پر اپنی محبت کو کس کر تو دیکھ جب تجھے خبر ہو گی کہ میں اب تک دھوکے میں تھا ہے کچھ اور سمجھا تھا کچھ

محبّت کی کسوٹی وہ کسوٹی یہ ہے کہ دنیا اور دنیا کے محبوب ایک چیز کا حکم دے رہے

Marfat.com

ہیں۔ خدائے تعالیٰ کا حکم اس کے خلاف ہے۔ اب دیکھو دل کدھر جھکتا ہے۔ اگر خدائے تعالیٰ کے حکم کے طرف مائل ہے تو معلوم ہوا کہ خدائے تعالیٰ کی محبت غالب ہے یہی محبت دل کی صحت کی علامت ہے۔ اگر دنیا اور دنیا کے محبوب کی طرف جھک رہا ہے تو سمجھو کہ دنیا کی محبت غالب ہے۔ خدا کی محبت نہیں صرف دعویٰ کا ہے۔ یہی دل کے بیمار ہونے کی علامت ہے خدا کے لئے سنبھلو اور جلد دل کو صحت ہونے کے لئے کوئی تدبیر کرو۔

بیماریٔ دل کی شدت و کمی

دیکھو دل کی بیماری کی کمی و زیادتی کا میعار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے سوائے دنیا کی کسی چیز کی محبت جس درجہ کی ہوگی اسی درجہ کا دل کو مرض ہے۔ اگر زیادہ محبت ہے تو مرض بھی سخت ہے۔ اگر تھوڑی محبت ہے تو مرض بھی خفیف ہے ہاں ان چیزوں کی محبت کوئی اس وجہ سے رکھا ہے کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی محبت میں مدد دے رہی ہیں تو اس کو مرض نہ سمجھو یہ صحت کی علامت ہے۔

دوسری علامت

دل بدن کا بادشاہ ہے۔ اور بدن اس کی رعیت اور سلطنت ہے جب رعیت اعضاء ہیں جیسے آنکھ، کان، زبان وغیرہ تو بادشاہ کے بھی اعضاء بھی ہونا ضروری ہے۔ بصیرت دل کی آنکھ ہے تذکرہ دل کی زبان ہے۔ مراقبہ دل کا سننا یعنی اس کے کان ہیں جب خدائے تعالیٰ کسی بندہ کیساتھ اس کی نیکیوں کی وجہ سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل کی آنکھوں کو کھول دیتا ہے کہ ہر چیز کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے رات دن ذکر کے ساتھ فکر میں بھی لگا رہتا ہے۔ اور دل کی زبان کو بھی کھولتا ہے کہ ہمیشہ محبوب کی یاد اس دل میں بسی رہتی ہے یاد داشت کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے اور اس دل کے کانوں کو سناتا ہے ہمیشہ مراقبہ میں لگا رہتا ہے۔ یہ دل کے صحت کی علامت ہے بخلاف اس کے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کیساتھ اس کی نافرمانیوں کی وجہ سے برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل کی آنکھوں اور کانوں پر مہر لگا دیتا ہے نہ کبھی عبرت ہوتی ہے نہ کسی وقت فکر اور مراقبہ کی نوبت

Marfat.com

آتی ہے۔ دل کی زبان کو بھی گویائی سے روک دیتا ہے۔ کبھی بھولے سے بھی یاد الٰہی اس دل میں نہیں آتی رات دن غفلت میں گزرتی ہے یہی دل کی بیماری کی علامت ہے۔

دل کی صحت کی علامتیں

شک و نفاق سے دل پاک ہونا، کبیرہ گناہوں سے بچتے رہنا رضائے حق کی طلب پیدا ہونا، یعنی جو کام کرے خدائے تعالیٰ کے راضی ہونے کے لئے کیا کرے۔ باطنی نسبت حاصل ہونا یعنی ذکر و یاد داشت کا ایسا ملکہ ہو جائے کہ کسی وقت غفلت اور بھول نہ ہو اور اس میں زیادہ تکلیف نہ کرنا پڑے اور اطاعت حق یعنی احکام شرعیہ کے اتباع کی دلی رغبت اور ناجائز و ممنوع امور سے دلی نفرت ہو جائے اور دنیا کی حرص دل سے نکل جائے اور قرآن کی زندہ تصویر بن جائے

(یہ باطنی نسبت پیدا ہونے کی علامت ہے)

دل کی بیماریوں کا مادہ

غفلت، حب دنیا، اتباع شہوات یعنی خواہشات نفسانی کی پیروی کرنا اور ان کی الفت اور عادات، تکبر اور حسد یہی دل کی بیماریوں کا مادہ ہے۔ اسی سے دل کی ساری بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

دل کے بیمار کا پرہیز

گناہ پر اصرار غافلوں کی صحبت، اجنبی عورتوں کے ساتھ تنہائی اور ان کی ہم کلامی اس مالدار کی ہم نشینی جو اپنے مالداری پر اتراتے رہتے ہیں ہوی یعنی نفسانی خواہشات کی پیروی، معصیت صغیرہ ہو یا کبیرہ قلب سے ہو یا زبان سے یا ہاتھ پاؤں یا آنکھ کان سے۔

فضول کلام۔ محل نامشروع ہیں رغبت شہوۃ سے کسی کے طرف توجہ کرنا خواہ آنکھ سے یا دل کے خیال سے بیجا یا اعتدال سے زیادہ غصہ کرنا یا بدخلقی و سختی کے ساتھ کسی سے پیش آنا وہ غفلت جس کا سبب دنیوی تعلقات ہوں کیوں کہ ایسی غفلت تجدید ذکر سے بھی ختم نہیں ہوگی۔ بار بار قلب ادھر ہی کشش کریگا کسی سے دوستی یا دشمنی باندھ لینا۔

دوست تو اس پر ہجوم کر کے اس کے وقت کو خراب کریں گے۔ اور دشمن اس کو ایذائیں پہنچا کر پریشانی میں ڈالیں گے۔

اسی طرح جو امور دل کو پریشانی اور تشویش میں ڈالنے والے ہوں اور فی نفسہٖ ضروری نہ ہوں۔ یہ چیزیں دل کے لئے زہر ہیں۔ ہمیشہ ان سے بچتے رہو۔

دل کے طبیب

انبیاء علیہم السلام اور ان کے نائب پیرانِ کبار دل کے نبّاض اور اس کے معالج ہیں۔

جو نائب رسول کہ دل کے طبیب ہیں انکی یہ علامتیں ہیں۔

پیر کامل وہ ہے جس میں یہ علامات ہوں بقدرِ ضرورت علم دین رکھتا ہو خواہ تحصیل سے یا صحبت علماء سے عقائد و اعمال و اخلاق میں شریعت کا پابند ہو۔ متقی ہو یعنی گناہوں سے بچتا ہو۔ صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو۔ ظاہری و باطنی طاعتوں پر مُداومت رکھتا ہو۔ دنیا کی حرص نہ رکھتا ہو۔ آخرت اس کے پیشِ نظر ہو کمال کا دعویٰ نہ کرتا ہو کہ یہ بھی شعبہ دنیا ہے۔ کسی پیر کامل کی صحبت میں چندے رہا ہو۔ اُس سے فیوض و برکات حاصل کئے ہوں۔ اس زمانہ کے منصف علماء اور مشایخ اس کو اچھا سمجھتے ہوں۔ بہ نسبت عوام کے خواص یعنی سمجھدار دیندار لوگ اس کی طرف زیادہ مائل ہوں۔ اس سے جو لوگ بیعت کئے ہیں ان میں اتباع شریعت غالب ہو۔ دنیا کی حرص کم ہو گئی ہو۔ وہ اپنے مریدوں کا خیال رکھتا ہو کہ کوئی بات ان سے خلاف شریعت و طریقت دیکھے یا سُنے تو اُن کو روک ٹوک کرتا ہو ہر ایک کو اس کی مرضی پر نہ چھوڑتا ہو اس کی صحبت میں چند بار بیٹھنے سے دنیا کی محبت میں کمی اور حق تعالیٰ کی محبت میں ترقی محسوس ہوتی ہو۔ خود بھی وہ ذاکر شاغل ہو کیونکہ بغیر اس کے تعلیم میں برکت نہیں ہوتی۔

جس شخص میں یہ علامتیں ہوں تو پھر اس میں یہ نہ دیکھے کہ اُس سے کوئی کرامت بھی

Marfat.com

صادر ہوتی ہے یا نہیں یا اس کو کشف بھی ہوتا ہے یا نہیں یا یہ جو دعا کرتا ہے وہ قبول ہو جاتی ہے یا نہیں یا یہ صاحب تصرفات ہے یا نہیں کیونکہ یہ امور پیر کامل کو لازم نہیں ہیں. اسی طرح یہ نہ دیکھے کہ اس کی توجہ سے لوگ مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگتے ہیں یا نہیں کیوں کہ یہ بھی پیر کامل کے لئے ضروری نہیں. اصل میں یہ ایک نفسانی تصرف ہے. جو مشق سے بڑھ جاتا ہے. غیر متقی بلکہ غیر مسلم بھی کر سکتا ہے. اس سے چنداں نفع بھی نہیں کیوں کہ اس کے اثر کو بقاء نہیں ہوتا.

دل کے علاج کی ترغیب

اے خدا کے ڈھونڈھنے والو! بیمار دل کب تک پہلو میں لئے رہو گے. دیکھو بیماری بڑھ رہی ہے. بیماری کا انجام موت ہے. اگر دل مرگیا تو اس مردہ دل کو لے کر کیا کرو گے. آخرت کی سعادت تو زندہ دل کے ساتھ ہے. زندہ دل کو قلب سلیم کہتے ہیں. اسی کے طرف بہت زوردار الفاظ میں رغبت دلائی گئی ہے. ارشاد ہوتا ہے اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ جہاں مال ہی کام آئیگا نہ اولاد وہاں وہ دل کام آئے گا جو دل کی بیماریوں سے صحیح وسالم ہے.

میرے پیارے دل تو کسی بیمار کو دیکھا ہی نہیں تجھے کیا خبر کہ بیماری میں کیا کرتے ہیں اور تو بیمار کیا کر رہا ہے. فرض کرو کہ دنیا کا ایک خود مختار بادشاہ ہے. اپنی ساری خواہشات کو وہ پورا کرسکتا ہے. دنیا کی کوئی ایسی لذت نہیں کہ جو وہ اُس کو حاصل نہ کرسکے اتفاق سے ہوگیا وہ بیمار سچ بتائیے دل اب وہ کیا کرے گا. طبیبوں کو بلائیگا دوا سازوں کو جمع کرے گا کڑوی سے کڑوی دوا کو گو وہ کیسی ہی ناگوار ہو خوشی سے پیئے گا. ساری لذتوں کو خیرباد کہکر صرف طبیب کی بتائی ہوئی چیزوں کو استعمال کرے گا. اس سے گو وہ لاغر ہوتا جائے گا. مگر دن بدن اس کی بیماری میں گھٹاؤ ہونا شروع ہوگا اور اس کو صحت ہوتی جائے گی. اس اثناء میں اگر اس کا نفس پرہیز توڑنا چاہیئے گا تو شروع بیماری

Marfat.com

کے دوریں اور تکلیفیں پیش نظر ہوئیں گے موت آنکھوں کے سامنے پھرے گی شماتت اعداء کا خیال آئے گا تو نفس کو ملامت کرے گا اور ہرگز پرہیز نہ توڑے گا۔ ہمیشہ اس کو شفا کا خیال، بدن کی صحت، آرام و راحت کی زندگی کڑوی کسے کڑوی دوا پینے کے لئے ابھارتے رہیں گے۔ لذتوں کا چھوڑنا، ناگوار چیزوں پر صبر کرنا اس کو آسان ہو گا۔

میرے پیارے دل دیکھ بیمار اس طرح بیماری کا علاج کیا کرتے ہیں تو بھی کبھی طبیب روحانی کو نبض دکھایا اور کبھی علماء ربانی سے مشورہ لیا اور ان کی بتائی ہوئی کڑوی دوا کا کبھی استعمال کیا۔ کبھی تجھکو پرہیز کا بھی خیال آیا۔ جب یہ کچھ بھی نہ کیا تو سچ بتا پھر تری بیماری جائے تو کس طرح جائے۔

اے دل مجھے تو تیرے آثار کچھ اچھے نہیں دیکھتے کیا سچ مچ تو مُردہ دل ہی کہلانا چاہتا ہے۔ شیطان کی شماتت کا بھی تجھ کو کچھ خیال نہیں کب تک ہاتھ پر دھرے بیٹھا رہے گا۔ چل اٹھ اب علاج میں سستی نہ کر۔ ہمت کر ہمت ہی سے مشکل سے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں۔ انسان اگر ہمت کرتا ہے تو پرندوں کو ہوا سے، مچھلی کو دریا کی تہ سے، ہونے چاندی کو سخت پہاڑوں کے اندر سے، وحشی جانوروں کو لق و دق جنگلوں سے درندوں کو ان کی گوشی سے نکال لاتا ہے۔ جب یہ ہمت کرتا ہے تو زہریلے سانپوں کو پکڑتا ہے پھر ان کو کھیل بناتا ہے۔ ان سے تریاق تیار کرتا ہے۔

انسان کی ہی ہمت کا نتیجہ ہے کہ توت کے پتوں سے کیڑوں کی پرورش ہوتی ہے پھر اس سے ریشمی تھان بن بن کر ہمارے سامنے آتے ہیں۔

اللہ رے انسان کی ہمت زمین پر ہو کر آسمانوں پر دوڑ لگاتا ہے۔ اُن کی سیر کا اندازہ کرتا ہے۔ علم ہیئت کے دقیق سے دقیق مسائل میں کس کس طرح سے موشگافیاں کرتا ہے۔

Marfat.com

انسان ہمت کرتا ہے تو کیا نہیں ہوتا سرکش گھوڑا اس کو سواری دیتا ہے۔ وحشی کتا اور اڑتا ہوا باز اس کے لئے شکار لاتا ہے۔ او غافل انسان ہمت کر کے تو سب کچھ کرتا ہے۔ ایک نہیں کرتا ہے تو دل کا علاج۔
دیکھ تیری یہ غفلت تجھے بُرے دن دکھائے گی۔ ہزار دوا کی جائے پھر بھی ایک دن اس جسم کو مرنا ہے۔ باوجود اس کے تو طبیب اجساد کی طرف ہمیشہ مشغول رہتا ہے۔ ابدال آباد تک تیرے ساتھ رہنے والے دل کی تجھے کچھ پروا ہی نہیں کبھی اس کے علاج کے لئے تو طبیب قلوب کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ آخر یہ کیا معاملہ ہے

چند چند از حکمت یونانیاں

حکمت ایمانیاں راہم بخواں

دل کی بیماریوں کی ادویہ دل کی بیماریوں کی دوائیں شریعت کے مطب میں بنی ہیں انبیاء علیہم السلام ان کو ترتیب دیتے ہیں وہ عبادات اور اعمال صالحہ۔ طاعت اور ذکر و تقویٰ۔ خوف الٰہی سے رونا اور نعمتوں پر شکر کرنا، عالم ربانی کا وعظ سننا، ہر امر میں سنت پر عمل کرنا، ہاتھ منہ تیجا پڑھتے رہنا۔

دل کی بیماریوں کے اسباب جسمانی بیماریوں سے دل کے بیماروں کی تعداد بہت بڑی ہوتی ہے اس کے اسباب یہ ہیں

پہلا سبب کہ جسمانی مریض اپنے مرض کو سمجھتا ہے۔ مگر دل کے بیمار کو خبر ہی نہیں ہوتی کہ میں بیمار ہوں؟ اس لئے بیماری بڑھتی جاتی ہے اور ایک ایک بیماری سے کئی کئی بیماریاں پیدا ہوتے جاتے ہیں۔

دوسرا سبب دوسری وجہ یہ ہے کہ جسمانی بیماریوں کا انجام موت کی صورت

Marfat.com

میں آنکھوں کے سامنے دکھائی دیتا ہے۔ بخلاف اس کے دل کے بیماریوں کا انجام اس عالم میں نظر نہیں آتا ہے۔ اس لیئے بیمار بے فکر ہے اور بیماری اندر ہی اندر چرتے جارہی ہے۔

تیسرا سبب اصلی سبب دل کی بیماریوں کا وہ تقریریں ہیں جو ہمیشہ رجاء میں رکھ کر رحمت کی شان دکھا دکھا کر دل کے بیماروں کو ان کی بیماریوں سے غافل بنا رہے ہیں۔ کاش یہ علاج نہیں کر سکتے ہیں تو مرض کو تو نہ بڑھاتے۔

دل کے بیماریوں کے لئے اصول علاج لئے دل کے بیمار اگر تو شفا چاہتا ہے تو تجھے چاہیئے کہ ان چند امور کا دل سے یقین کرے اگر ڈانواں ڈول رہا تو تجھے شفا کی امید نہ رکھنا چاہیئے۔ پہلے تو تجھے ماننا ہو گا کہ جسمانی مرض و صحت کی طرح دل کے مرض و صحت کے بھی اسباب ہیں جب تک تجھے اس پہ پورا یقین نہ ہو گا تو تو علاج کی طرف ہرگز متوجہ نہ ہو گا کیوں کہ مرض کے سبب کو دور کرنے کا نام ہی تو علاج ہے۔ جب سبب ہی کا یقین نہیں تو پھر علاج کیا۔

دوسرا طبیب جسمانی کی طرح کوئی (پیر کامل) طبیب روحانی کو خاص طور پہ معین کر کے اس کی نسبت تجھے یہ یقین کرنا ہو گا کہ یہ طب روحانی کا عالم ہے اور اپنے فن میں حاذق ہے۔ تشخیص اور نسخہ نویسی میں اعلیٰ پایہ رکھتا ہے اپنا مطلب چلانے کے لئے جھوٹ سچ ملانے کا عادی نہیں ہے۔ کیونکہ مرض کے سبب کا یقین کرنا گویا اصل طب پر یقین کرنا ہے۔ صرف یہ یقین نفع نہیں دے سکتا جب تک کسی خاص معین طبیب کی نسبت امور مذکور کا یقین نہ کرے۔

تیسرا اس طبیب حاذق (پیر کامل) کے ہر بات کو دلی توجہ سے سننا ہو گا کیسی

ہی کڑوی دوا دے اس کو خوشی سے پینا پڑے گا۔ جو وہ پرہیز بتائے اس پر سختی سے پابندی کرنا ہو گا۔

چوتھا بہت سے ایسے امراض ہیں کہ نبض اور قارورہ طبیب پر ظاہر نہیں ہو سکتے ہیں اس لئے طبیب کو اپنے کل امراض کی اطلاع دینا ضروری ہے اسی طرح تو دل کے بیمار جو دل کے بیماریاں تجھ کو معلوم ہو سکتی ہیں ان سب کو پیر کامل پر ظاہر کرنا پڑے گا۔

ہائے افسوس آج کل مریض باوجود معلوم ہونے کے بھی طبیب روحانی سے مرض کو چھپاتا ہے۔ اگر طبیب ہی اس مریض میں جو جو بیماریاں ہیں ظاہر کر دے تو اس سے ناراض ہو جاتا ہے پھر صحت ہو تو کیسے ہو۔

روحانی طبیب کے لئے اصول علاج

روحانی طبیبوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ سلف صالحین کی یہ طرز تھی کہ جو کوئی مرید ہونے آتا تو ذکر والقائے نسبت کے پہلے اس کے اخلاق درست کرتے اور جو دل کی بیماریاں یعنی برے اخلاق ہیں ان کا علاج فرماتے پھر ذکر و شغل بتایا کرتے مثلاً کسی مرید کو دیکھنا بنا ٹھنا رہتا ہے۔ حکم دیا کرتے کہ مسجد میں جھاڑو دیا کرو۔ جھاڑو دینے والے کی کیا ہیبت اچھی رہ سکتی ہے کسی میں تکبر ہے تو یوں علاج فرماتے کہ نمازیوں کے جوتیاں درست کرتے رہو۔

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی جب جوان ہوئیں تو حضرت کو ان کے عقد کا خیال ہوا خود مدرسہ اسلامیہ میں تشریف لائے ہر لڑکے کے احوال پر اس کے دل پر نظر ڈالے۔ ان میں سے ایک کو منتخب فرمایا انہوں نے عرض کیا کہ حضرت میں مفلس ہوں۔ فرمایا بابا تم مفلس ہو تو کیا ہوا۔ تمہارا دل تو غنی ہے۔ بابا ہم اللہ والا ڈھونڈتے ہیں

Marfat.com

تمہارے دل میں اس کی صلاحیت ہے۔ غرض حضرت نے اس قریب التحصیل طالب علم سے اپنی صاحبزادی کا نکاح فرمادیا۔ پھر وہ جب مرید ہوتے ہیں تو حضرت ان کے سر پہ سیب کا ٹوکرا رکھا کر تمام شہر میں بکواتے ہیں۔ ایک مدت کے بعد فرمائے بابا ہم نے تم سے جو سیب بکوائے تھے۔ اس سے غرض روپیہ کمانا نہیں تھی۔ بلکہ مولویت کی نخوت وغرور جو تم میں تھا اس کو توڑنا منظور تھا۔ یہ قدیم روحانی طبیبوں کا علاج۔ اس کی وجہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب برتن کو قلعی کرنا چاہتے ہیں تو پہلے میل کچیل کو ریتی ڈال کر رگڑ رگڑ کر صاف کیا کرتے ہیں۔ جب خوب صاف ہوجائے تو پھر قلعی کرتے ہیں یا جیسے طبیب جسمانی پہلے مسہل سے مادہ فاسد نکال کر پھر دوا پلاتے ہیں یا مکان کو جب آراستہ کرنا منظور ہو تو پہلے کچرا کوڑا جالے سب صاف کرکے پھر جھاڑ فانوس فرش سے آراستہ کرتے ہیں۔ یا کسی کو عمدہ لباس پہنانا ہوتا ہے تو پہلے جسم کو غسل دے کر میل کچیل سے صاف کیا کرتے ہیں اس کو تخلیہ کہتے ہیں۔ پھر ذکر شغل بتاکر تحلیہ کیا کرتے تھے۔ یعنی پہلے اخلاق رذیلہ دور کرکے پھر اخلاق حسنہ کا رنگ ان پر چڑھاتے تھے یہی طرز صحابۂ کرام کے تربیت پانے اور تربیت کرنے کی تھی۔ متاخرین روحانی طبیبوں نے دیکھا کہ نہ پہلے کے جیسا لوگوں میں ہمت ہے نہ ویسی فرصت اس لیئے وہ فرماتے ہیں کہ بعض مجبوریوں کی وجہ سے پہلے مکان میں فرش کرکے پھر آہستہ آہستہ صفائی کرتے رہتے ہیں۔ لہذا ابتداءً ذکر بتاکر پھر آہستہ آہستہ دل کے امراض یعنی برے اخلاق کو چھڑاتے رہتے تھے اب آپ حضرات بھی مرید کرکے خدا کے لیئے بے فکر نہ ہوجائیں دونوں طریقے آپ کے سامنے ہیں کوئی نہ کوئی طریقہ سے دل کے بیماریوں کا علاج فرماتے رہیئے

صحابۂ کرام کی بچّوں کی طرح تربیت کی گئی ہے۔ ہر بات میں ان کی نگرانی

Marfat.com

کی جاتی تھی جس قدر موثر طریقہ تربیت کے تھے وہ سب برتے گئے۔ پہلے زبان سے قرآن و حدیث سنا سنا کر سمجھایا جاتا تھا۔ پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود کر کے بتاتے تھے۔ ہر وقت نگرانی کی جاتی تھی۔ جہاں کوئی بات خلاف ہوئی تو فوراً ٹوک دیئے گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وحشی دخونی۔ سفاک، ظالم سارا نور و فیض بن کر نکلے سارے عالم کو اپنے نور سے منور کر گئے۔ آپ بھی بحیثیت نائب رسول ہونے کے اسی طرح علاج فرمایئے۔ پھر دیکھیئے کہ کس قدر جلد کا یا پلٹ ہوتی ہے۔ اب تو لوگ عموماً یہ سمجھ رہے ہیں کہ مرید ہونا اور کچھ راز کی باتیں سیکھنا زیادہ سے زیادہ تھوڑا بہت ذکر کرنا بس یہی مریدی کی غرض ہے۔ اسی طرح سلوک طے ہوا کرتا ہے۔ اس لئے دل کی بیماریاں ویسے کے ویسے رہ جاتے ہیں۔ لہٰذا باادب گزارش ہے کہ تخلیہ شروع نہ سہی تحلیہ کے ساتھ ساتھ تو ہونا چاہیئے یہی تو خلاصہ سلوک کا ہے۔ جب آپ بیعت کے لیئے ہاتھ میں ہاتھ لیں تو یوں سمجھیئے کہ میں اس مرید کے دل کی نبض دیکھ رہا ہوں طبیب حاذق کی طرح مختلف حرکات اور اس کے احوال کے قرائن سے اس کے چھپے امراض کا پتہ لگایئے۔ پھر ہر مرض کے لیئے یہ سوچیئے کہ اس مرض کے کیا اسباب ہیں اور کس طرح پیدا ہوتے ہیں ان اسباب کے دور ہونے کی کیا دوا ہے۔ اس کا پرہیز کیا ہے۔ جب یہ معلوم ہو جائے تو وہ اعمال جو اس مرض کے ازالہ کے لیئے مفید ہیں علم نافع کے ساتھ شرعی اوزان میں تول کر ایک معجون بنایئے اور استعمال کرایئے۔

دل کے بیماروں سے خطاب

او دل کے بیمارو! اگر تقدیر نے یاوری نہ کی اور کوئی طبیب روحانی تم کو نہ ملا تو خیر یہ میرا رسالہ لو گھر بیٹھے طبیب حاذق کا کام دے گا۔ تمہارے ہر مرض کی تشخیص کرے گا۔ مرض کے اسباب اور پرہیز بتائے گا اور مجرب دوائیں دے گا

جب صحت ہونے لگے تو اس ناچیز کو دعائے خیر سے یاد فرمائیے گا. پھر اگر کسی کو طبیب روحانی ملے وہ بھی انہی نسخوں کو جاری رکھے تب تو قصہ سہل ہوا اور اگر وہ دوسرے نسخوں کو برتنے لگے تو دل کے بیمار کو چاہیئے کہ وہ اُن ہی نسخوں کا استعمال کرتے رہے جو اس کا طبیب روحانی بتلا رہا ہے.

روحانی نسخوں کا شہد جیسے اکثر یونانی نسخوں کا جز شہد ہوا کرتا ہے اسی طرح روحانی نسخوں کا جز متاخرین کے طرز پر ذکر ہے.

ذکر کی ماہیت ممکن ہے کہ کوئی ایک بار اللہ کہہ کر اسی کو ذکر سمجھنے لگے اس لئے اس وضاحت کی ضرورت ہے کہ نسخوں کا جز جو ذکر ہے وہ یہ ہے

مشغول کیلئے طریقہ ذکر کہ جو فکر معاش اور حقوق عباد سے فارغ نہ ہو تو اس کو ضروریات کا تو مضائقہ نہیں فضولیات میں اپنی عمر عزیز ضائع نہ کرے. ضروری کاروبار و ادائے حقوق عباد سے جو وقت بچے اس کو ذکر الٰہی میں صرف کرے. فضولیات کو ضروریات نہ سمجھے اکثر ہم فضول کاموں کو ضروری سمجھ کر انہیں میں مصروف رہتے ہیں. ایسے بے سمجھوں کا وقت بچتا ہی نہیں اس لئے ذکر نہ ہو سکنے کا عذر کیا کرتے ہیں یہ نفس کا دھوکہ ہے اس سے بچو ذکر کے لئے وقت نکالو کثرت سے ذکر کیا کرو. ذکر ہی دل کے بیماریوں کے نسخوں کا متاخرین کے طرز پر جز اعظم ہے.

اے خدا کے طلب کرنے والو جو کچھ تمہارا جاتا رہے اس پر افسوس نہ کرو. اگر افسوس کرو تو اُن گھڑیوں کے جانے پر کرو جو بغیر یادِ الٰہی کے گذری ہوں.

Marfat.com

۱ گر نباشد جامۂ اطلس ترا ۔۔۔ کہنہ دلقے ساتر تن بس ترا
۲ ور نباشد عنبر آلودت باقند و شکر ۔۔۔ خوش بود دوغ و پیاز و نان خشک
۳ ور نباشد مشربہ از زر ناب ۔۔۔ با کف خود می توانی خورد آب
۴ ور نباشد دور باش از پیش و پس ۔۔۔ دور باش نفرت خلق است و بس
۵ ور نباشد مرکب زرین لگام ۔۔۔ می تواں زد ہم بپائے خویش گام
۶ ور نباشد خانہا ے زر نگار ۔۔۔ می تواں کردن بسر در کنج غار
۷ ور نباشد فرش ابریشم طراز ۔۔۔ با حصیر کہنہ در مسجد بساز
۸ ور نباشد شانۂ از بہر ریش ۔۔۔ شانہ بتواں کرد از انگشت خویش
۹ ہر چہ بینی در جہاں دارد عوض ۔۔۔ در عوض گردد ترا حاصل غرض
۱۰ بے عوض دانی چہ باشد در جہاں ۔۔۔ عمر باشد عمر قدر آں بداں

۱۔ اگر اطلس کا لباس نہ ملے تو اس کے بدلے پرانی گوڈڑی تن ڈھانپنے کیلئے کافی ہوسکتی ہے۔
۲۔ قند و شکر ملا ہوا مزعفر نہ مل سکے تو اس کے بدلے چھاچھ اور پیاز اور سوکھی روٹی ہی بس ہے۔
۳۔ اگر خالص سونے کا بنا ہوا گلاس نہ مل سکے تو اس کے بدلے ہاتھوں کے چلو سے پانی پی سکتے ہیں۔
۴۔ اگر آگے پیچھے خدمتگاروں کی ہٹو بڑھو نہ ہو نہ سہی اس کے بدلے مخلوق کی نفرت ہٹو بڑھو کہنے کے لئے کافی ہے
۵۔ اگر زریں لگام گھوڑا نہ ملے اس کے بدلے اپنے پاؤں سے ہی گھوڑے کا کام لے سکتے ہیں۔
۶۔ اگر سونے کا کام کیئے ہوئے گھر یں نہ ملیں تو کچھ پروا نہیں اس کے بدلے کسی غار کے کونے میں زندگی بسر کر سکتے ہیں
۷۔ ریشمی بچھونا نہ ہو اس کے بدلے پرانی حصیر پر کسی مسجد میں گذر کر سکتے ہیں۔
۸۔ بالوں کے لئے اگر کنگی نہ ملے تو اس کے بدلے اپنی انگلیوں سے کنگھی کا کام لے سکتے ہیں۔
۹۔ غرض دنیا میں ہر چیز کا بدل موجود ہے۔
۱۰۔ جس چیز کا کچھ بھی بدل نہیں کچھ خبر ہے وہ کیا چیز ہے میرے دوست وہ عمر ہے۔ عمر جس کا کوئی بدل ہی نہیں ایسے بے بدل چیز کی کچھ تو قدر کرو۔

Marfat.com

یعنی ہر چیز کا عوض ممکن ہے۔ مگر عمر عزیز کی ایک گھڑی کا بھی عوض اس دنیا میں نہیں۔ ہر ایک کے بدلے دوسری چیز سے کام نکل سکتا ہے۔ لیکن جو وقت گزر جائے اس کا معاوضہ کسی دوسری چیز سے نہیں ہو سکتا اس لئے اے دل کے بیمارو! ایسی بے نظیر عمر عزیز کی دل سے قدر کرو۔ ضرورت سے جو وقت بچے اس کو ذکر الٰہی میں گذارو کبھی کبھی عام مسلمانوں کے قبرستان اور اولیاء کرام کے مزارات پر ہو آیا کرو اور مغرب کے بعد گھنٹہ آدھ گھنٹہ جب تک دلچسپی ہو مراقبہ موت کیا کرو۔ کثرتِ ذکر سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور مراقبۂ موت سے دنیا کی نفرت پیدا ہوگی۔ یہی محبت و نفرت کام بنا دینے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہوں گے روزانہ کسی قدر قرآن کی تلاوت بھی کر لیا کرے۔ درودِ شریف کا ورد بھی جاری رکھے۔ اگر لزوم تقوے کے ساتھ ایک مدت اس طریقہ ذکر پر استقامت اور مداومت رہے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ محروم نہ رہے گا۔ اور یوں فائدہ تو اوّل ہی سے ہونے لگتا ہے لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ یہ بھی سمجھنے لگے گا۔ لیکن نہ گھبرائے نہ جلدی کرے، نہ سستی کرے نہ کمی کرے کیونکہ اس کی نہ کوئی میعاد معین نہ کوئی ذمہ دار ہو سکتا ہے البتہ اس قدر امیدوار کر سکتے ہیں کہ۔

درین رہ می تراش و خراش ⁂ تا دم آخر دمے فارغ مباش

تا دم آخر دمے آخر بود ⁂ کہ عنایت با تو صاحب سر بود

Marfat.com

فارغ کیلئے حضرت امام ابو علی فارمدی طوسی رحمتہ اللہ علیہ کا بتلایا ہوا طریقہ ذکر

اور جو فکر معاش اور حقوق عباد سے فارغ ہو تو اس کے لیئے ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ روحانی طبیب کی صحبت کو غنیمت جانے موٹی بات ہے کہ مریض کا طبیب کے پاس رہنا اور دور رہنا دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے خوب کہا گیا ہے ؎

مقام امن و مئے بے غش و رفیق شفیق
گرت مدام میسر شود زہے توفیق

اس لیئے ان کی خدمت میں رہکر کسی پاس کی مسجد یا خانقاہ کے حجرہ میں جہاں سے علیحدہ ہو کر خلوت اختیار کرے نماز کی جماعتوں کے سوا کبھی نہ نکلے یہ خلوت کبریٰ کہلاتی ہے۔ یہ اگر ممکن نہ ہو تو چادر صبر پر سے اس طرح لٹکائے کہ سید سے اور باتیں کی کچھ اطلاع نہ ہو سکے۔ یہ خلوت صغرا کہلاتی ہے۔ غرض کوئی نہ کوئی خلوت میں رہے۔ اے خدا کے ڈھونڈھنے والے جس کے کارن تو نے یہ سارا سوگ اٹھایا ہے۔ سب سے پہلے تجھے دنیا کے تمام تعلقات سے ٹوٹ پھوٹ کر ایک کا ہو جانا یعنی فقط ایک کا ہو جانا پڑے گا۔ وطن کا اور وطن والوں کا قرابت داروں کا دوست آشناؤں کا سب خیال دل سے بالکل دھو دینا ہوگا تو جتنا اور خیال یاد رہے۔ غیر کا نام و نشان سب مٹانا ہوگا۔ جاہ طلبی اور علمی مشغلوں سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ یہی مشاغل دل کو اپنی طرف مشغول کر کے خدا کا ہونے نہیں دیتے ہیں۔ جب تک تو ان سب کو خیر باد نہ کہے گا

خدا نہیں ملے گا سہ

بھر رہی ہے دل کے اندر حُبِ جاہ	کب سماوے اس میں نورِ لا الٰہ
بھر رہے ہیں دل میں دنیا دی خیال	آئے کیونکر اس میں نورِ ذوالجلال
دوسرے کے ساتھ وہ شاہِ غیور	جمع ہوتا ہی نہیں اے بے شعور
چاہیئے تجھکو اگر وصلِ صنم	گھر کو خالی غیر سے کر یک قلم
کھینچ خلوت میں بہت سا انتظار	تا میسر ہو تجھے وصلِ نگار
دیکھا ہے کوئی بھی ایسا خوبرو	سوت کے جو پاس بیٹھے دو بدو
ہے غنی تر سب شریکوں سے خدا	چاہتا ہے یار وہ سب سے جدا
ہے جمالِ اس کا دوئی سوز اے پسر	دوسرے کی تو بھی گردن قطع کر
ہے اگر اس راہ کا تجھ کو خیال	غیرِ حق جو کچھ ہے اس پر خاک ڈال
طبع کو جس جس طرف کا ہے خیال	ہے یہی بس مانعِ راہِ وصال

اور تو اور فرض و سُنن کے سوا تجھے سارے درود و ظائف و قرآن کی تلاوت و تفسیر و حدیث کا مطالعہ سب کو چھوڑ چھاڑ[1] کر کل وساوس سے خالی دل کیا ہوا. خلوت میں بیٹھ کر اللہ اللہ حضورِ قلب کے ساتھ ہمیشہ اس طرح کہتے رہے۔ اس اسم مبارک کے بغیر کنہ و مثال اور بغیر عربی و فارسی وغیرہ الفاظ کے معنے مقدس سمجھ میں آئے اس کو ذہن میں ایسا محفوظ رکھے کہ دوسرا خیال بجز اللہ کے معنے مقدس سمجھ میں آئے اس کو ذہن میں ایسا محفوظ رکھے کہ دوسرا خیال بجز اللہ کے معنے مقدس کے خواہ نیک ہو یا بد پھر ذہن میں نہ آسکے. کمال توجہ کے ساتھ پوری قوت سے اللہ کے معنے مقدس کے ہوا قوت مدرکہ اور حس مشترک میں کسی اور چیز کے خیال کو نہ آنے

۱؎ درود و ظائف و قرآن و حدیث اسلئے چھڑاتے ہیں کہ آگے چل کر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ اب لذت نہیں ملتی جب پڑھتے ہی لذت ملے گی یوں سمجھ کر بیگارتے ہیں جانے کے لئے پڑھنا چھوڑاتے ہیں لذت کے ساتھ پڑھانے کے لئے۔

Marfat.com

دے، شروع ہیں تو تجھ کو اس میں تکلف کرنا ہوگا۔ پھر اللہ کے معنے مقدس دل میں ہمیشہ حاضر رہیں گے۔ جیسے لازم و ملزوم ہے اور دھوپ آفتاب سے جدا نہیں ہوتی۔ ایسے ہی یہ اللہ کے معنے مقدس کسی حال میں دل سے جدا نہیں ہوں گے وساوس اور خطرات نفسانیہ و شیطانیہ سے بچاتے ہوئے ہمیشہ تجھے اس حالت کی حفاظت کرتے ہوئے رہنا ہوگا۔

یہاں تک تو تیرے اختیار میں ہے۔ آگے جو ہونے والا ہے اس کا تجھے انتظار کرنا ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے اور تیرا ارادہ سچا ہے اور تیری محبت کامل ہے اور اس عمل پر تو مداومت کرتا رہا اور شہوات نفسانیہ اور دنیا کے تعلقات تجھے اپنی طرف نہ کھینچے نہ مشغول کئے تو تیرے قلب پر اسرار ملکوت کے تجلیات ہونا شروع ہوں گے۔ ابتداءً تو بجلی کی طرح کوندتے رہیں گے ان کو ثبات و دوام نہ ہوگا پھر کچھ دیر تک رہنا شروع کریں گے اور جب غائب ہوں گے تو فوراً واپس ہوں گے اور کبھی دیر میں پھر آگے جو کچھ ہوگا وہ ایک طرز پر نہیں جیسے اولیاء اللہ کے مراتب کا کوئی شمار نہیں کرسکتا ایسے ہی ان کے احوال کا پھر جو کچھ ہوگا وہ سب تیرے آگے آتا جائیگا۔ اس طریقۂ ذکر کا خلاصہ یہ ہے کہ سب سے اول تجھے دنیا کے سارے مشغلوں کی نجاست سے دل کو پاک کرکے بالکل یکسوئی پیدا کرنا ہوگا پھر اللہ اللہ کے ذکر اور اس کے معنے مقدس کے دھن میں محو ہو کر دل کو صاف کرتے ہوئے اور جلا دیتے ہوئے استعداد و قابلیت قبول تجلیات کی پیدا کرکے انتظار کرتے رہنا ہوگا

دل کے بیمار کیلئے چند کام کی باتیں

اے دل کے بیمارو! کیفیات و احوال جو اختیار سے خارج ہیں گو محمود ہیں

Marfat.com

مگر مقصود نہیں، ہرگز نہ ان کے حصول کی فکر میں رہنا نہ ان کے حاصل نہ ہونے سے مغموم ہوتا۔ شعر۔

فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست طلب
کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

اگر کسی سے کوئی بات خلاف مزاج پیش آوے صبر و تحمل کیا کرو جلدی سے کچھ کہنے سننے مت لگو۔ خاص کر غصہ کی حالت میں بہت سنبھلا کرو جہاں تک ممکن ہو ذاکرین کی جماعت میں شامل اور داخل رہو اس سے نور اور عزم اور شوق سب میں قوت ہوتی ہے۔

دینوی تعلقات مت بڑھاؤ حتی الامکان خلوت میں رہو۔ بدون ضرورت و مصلحت لوگوں سے زیادہ مت ملو اور جب ملنا ہو خوش خلقی سے پیش آؤ اور بعد رفع ضرورت جلدی ان سے جدا ہو جاؤ بالخصوص نشناسا دنیا داروں سے بہت بچو یا تو اہل اللہ کی صحبت ڈھونڈو یا عوام میں ناشناسا لوگوں سے ملو ان سے ضرر کم پہنچتا ہے۔

اگر قلب پر کچھ احوال یا علوم وارد ہوں تو شیخ سے اطلاع کرو بجز شیخ کے کسی پر ظاہر مت کرو۔ سخن پروری کبھی مت کرو۔ بلکہ جب تم کو اپنی غلطی ثابت ہو جائے فوراً اقرار کر لو۔ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اعتماد رکھو اسی سے التجا اور استقامت کی درخواست کیا کرو۔

ہدایت حرارت عزیزی جب کم ہو جاتی ہے تو طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جانا لازمی ہے۔ دل کی حرارت عزیزی محبت الٰہی ہے۔ اے دل کے بیمارو! تمہارے دل کی حرارت عزیزی بہت کم بلکہ معدوم ہو گئی ہے اسی وجہ سے طرح طرح کے دل کے بیماریاں پیدا ہو گئے ہیں۔ اٹھو محبت الٰہی پیدا کرو

Marfat.com

تاکہ دل کی حرارت عزیزی اپنے حال پر آجائے۔ یہ پانچ جز کا نسخہ لو اس کو استعمال کرتے رہو۔ آہستہ آہستہ محبت الٰہی کی حرارت عزیزی حاصل ہو جائے گی۔

خالص توبہ کر کے خدائے تعالیٰ کے احکام کی پوری پوری تابعداری کیا کیجئے اس لئے کہ جس کا کہا مانتے ہیں اس سے ضرور محبت ہوتی اور جو ہے وہ بڑھنے لگتی ہے پختہ نیت کر لیجئے جیسے بھی ہو خدائے تعالیٰ کی محبت ضرور حاصل کرنی چاہیئے وقت بے وقت دعا کرتے رہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی محبت عطا فرمائے روزانہ کسی وقت تنہائی میں بیٹھکر خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کو سوچا کرو اور اس کے کمال کی صفتوں کو یاد کیا کرو۔ محسن سے ہونا لازمی ہے۔ ایسا ہی اہل کمال سے محبت ضرور ہوتی ہے۔

خدا کے دوستوں سے علاقہ پیدا کرو۔ آم تخمی دیر میں بار لاتا ہے اور پیوندی بہت جلد ایسا ہی خدا کے دوستوں کا تعلق بہت جلد خدا کی محبت کا ثمرہ لاتا ہے۔ اگر خدا کے دوست نہ ملیں تو ان کی تلاش میں رہو وہ ملے تک جامع شریعت و طریقت اولیا اللہ کے سوانح اور ان کی نصیحتیں دیکھا یا سنا کرو یہ ان کی صحبت کا بدلا ہوگا۔ جب ایسے حضرات میسر آجائیں تو اُن کی مجلسوں میں جاؤ اگر اُن کے پاس جانا دشوار ہو تو ان سے خط و کتابت جاری رکھو۔ اُن کے پاس دنیا کے جھگڑے مت لیجاؤ۔ نہ ان سے دنیا ملنے کی نیت سے ملو بلکہ خدا کی محبت ہونے کی نیت سے ملو۔ خدا کا راستہ دریافت کرو باطنی بیماریوں کا علاج کراؤ۔

روزانہ تنہائی میں بیٹھ کر اللہ اللہ کر لیا کرو۔ زیادہ فرصت نہ ملے تو تھوڑی دیر ہی سہی مگر بلا ناغہ ذکر ضرور کیا کرو۔ لیکن ذکر اس نیت سے کرو کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو۔ اکثر لوگ مختلف نیتوں سے ذکر کیا کرتے ہیں اس لئے نفع نہیں ہوتا۔

نمبر ۲ کلمہ طیبہ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ معجون کبیرہے اس

ہیں کُل ادویہ کے اجزاء شامل ہیں۔ ہر مریض کے مزاج کے موافق ہے اور تمام امراض کے لئے نافع اور مفید ہے۔ یہ ایسی معجون ہے کہ اس کی مثل دوسری معجون تیار کرنے سے تمام معالج عاجز ہو گئے ہیں اور اطباء روحانی کی عقلیں اس کی شکل میں گم ہیں یہ وہ معجون ہے کہ جس کو طبیب الٰہی نے ترتیب دیا ہے۔ لئے دل کے بیمار! اس سے بہتر کوئی دوا نہیں جس قدر تو اس کو زیادہ استعمال کرے گا طرح طرح کے فائدے پائیگا۔

دل کے بیماریوں کا تفصیلی علاج

مرض عصیان

(یعنی)

نافرمانی خدائے تعالیٰ

تشخیص مرض یہ مرض نہایت خبیث و ناپاک ہے۔ جب یہ موذی مرض کا مادہ مستحکم اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ تب دل کو اس سے وہی نقصان پہنچتا ہے جو جسم کو جنون کے مرض سے پہنچتا ہے یعنے جس وقت مجنون پہ جنون کا غلبہ ہوتا ہے شرم و حیا کی اس کو کچھ خبر نہیں رہتی اور نہ اچھے برے میں تمیز کرتا ہے۔ کپڑے پھاڑ کر برہنہ پھرتا ہے اور نجاستوں وغیرہ سے نہیں بچتا ہے یہی حال اس دل کا ہوتا ہے جو فسق و عصیاں کے مرض میں گرفتار ہے۔ ننگ و ناموس کو بالائے طاق رکھ کر نفسانی خواہش کے پیچھے دیوانہ وار پھرتا ہے عیبوں کو ہنر سمجھتا ہے جس کے باعث آخر کو ذلت و خواری کی موت نصیب ہوتی ہے۔ یہ مرض دل میں گھس کر نیست اور دل کو خراب کر دیتا ہے اور علاج کو بہت کم قبول کرتا ہے اللہ کے احکام کی اتباع سے اس کو بالکل روک دیتا ہے شہوات کی حرارت

دل میں اسی مرض سے پیدا ہوتی ہے۔ جس کا ہیجان دل کی آنکھوں کو اندھا اور کانوں کو بہرا کر دیتا ہے۔ ایسا مریض خدائے تعالیٰ سے منہ موڑ کر خدا کے دشمن شیطان کا دوست بن جاتا ہے۔ اس میں اور خدا میں دن بدن دوری بڑھتی جاتی ہے۔ گناہ کا زہر ملا اثر اس مریض کے دل پر ہوتے جاتا ہے۔ مگر افسوس اس کو اس کی کچھ خبر نہیں ہوتی آخر میں یہ مرض لاعلاج ہو جاتا ہے۔ عقل اور سلامت فطرت اس سے بالکل برباد ہو جاتی ہے۔

اسبابِ مرض یہ مرض تقویٰ اور حیاء کی کمی سے پیدا ہوتا ہے یعنے پرہیزگاری قوانین صحت کا اصل اصول ہے جب پرہیزگاری پر احتیاط کے ساتھ قیام نہیں ہوتا تب یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ اور خواہشات نفسانی کا غلبہ اس مرض کو تقویت پہنچاتا ہے۔ ابتداء اس کی شیطانی وسوسوں سے ہوتی ہے۔ اس مرض کا اصلی سبب یہ ہے کہ یہ مریض اللہ تعالیٰ کو بھول گیا ہے۔ جب ہی تو عصیاں اور نافرمانی خدا میں مبتلا ہے

علاجِ مرض علاج اس مرض کا یہ ہے کہ خواہش نفسانی کی مخالفت کی جائے اور گناہ پر شرمندگی اور ندامت حاصل ہو اس تدبیر سے یہ مرض دفع ہو جائے گا اگر یہ مرض سخت ہو جائے۔ تو اس کا علاج یہ ہے کہ مراقبہ موت کے مسہل سے خلط سوداوی کا اخراج کرے۔ اور ذکر الٰہی کی معجون مقوی سے قلب کے اعضاء دماغی کو قوت پہنچائے اور عبادت الٰہی کے باغ میں تفریح کے واسطے سیر کرائے تاکہ صحت کلی نصیب ہو۔

اسباب مرض میں معلوم ہو گیا ہے کہ خدا کو بھولنے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے طبی قاعدہ ہے العلاج بالضد۔ مرض حرارت سے ہو تو علاج برودت سے کیا جاتا ہے۔ برودت سے ہو تو حرارت سے علاج کیا جاتا ہے۔ تو اسی طرح یہاں بھی علاج بالضد ہونا چاہیئے اور نسیان کی ضد ذکر ہے تو معصیت کا علاج ذکر الٰہی ہوا۔ یا یوں کہیئے کہ ہر مرض کا علاج رفع سبب سے ہوتا ہے خواہ ضد کے ذریعہ سے رفع کیا جائے یا مثل کے ذریعہ سے مگر

Marfat.com

ازالۂ مرض کیلئے رفع سبب کے نزدیک ضروری ہے) اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مرض عصیاں کا سبب نسیاں ہے تو اس کا علاج یہ ہوا کہ نسیان کو اٹھا دو اور رفع نسیاں مستلزم ہے وجود ذکر کو تو حاصل پھر وہی ہوا کہ معصیت کا علاج خدا کو یاد رکھنا ہے۔ اب سنو کہ نسیاں کو اٹھانے اور خدا کو یاد رکھنے کی آسان تدبیر یہ ہے کہ گناہ تو خیر بہت ہوتے ہی ہیں اور سب کا دفعتاً چھوٹ جانا ہر شخص سے آسان بھی نہیں. مگر مرض عصیاں کے بیمار و اتنا تو کیا کرو کہ ایک وقت تنہائی کا مقرر کر لو اور اس میں خدا کی یاد کرو مگر یاد ایسی ہو کہ زبان اور دل دونوں اس میں شریک ہوں اور صرف زبانی یاد جلدی موثر نہیں ہوتی. یاد خدا وہی جلدی رنگ لاتی ہے. جو دل و زبان دونوں سے ہو. تو صاحب میں آپ سے یہ نہیں کہتا کہ دن بھر کوئی گناہ نہ کرو. میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ سے گناہ چھوٹ ہی نہیں سکتے تو خدا کے لئے اتنا تو کرو ایک وقت گھنٹہ آدھ گھنٹہ یاد خدا کے واسطے مقرر کر لو. لیکن جب اللہ کا نام لینے بیٹھو تو قصداً دل میں کچھ نہ لاؤ اور جو خود آجائے اُسے آنے دو وہ تم کو کچھ مضر نہیں مرض عصیاں کے بیمارو! کم سے کم ایک گھنٹہ تو ایسا نکال لو جس میں اس طرح خدا کی یاد کیا کرو. جب تم اس طرح روزانہ ایک گھنٹہ پورا کر دیا کرو۔ اس کے بعد چاہے جس حال میں بھی تمہاری گذرے میں دکھا دونگا کہ چند روز کے بعد عین گناہ کے وقت شرم آویگی اور گناہ کرتے ہوئے اندر سے کوئی چیز تم کو روکے گی. اگر تم نے اس وقت شرم وحیا سے کام لیا اور فائدہ اٹھایا تو مدعا حاصل ہوا اور اگر نفس وشیطان سے مغلوب ہو کر گناہ کر بھی لیا تو فوراً دل کے نور میں کمی معلوم ہوگی جس سے گھبرا کر معاً توبہ کی طرف جھکو گے اور اگلے دن اس حرکت کے بعد خدا کا نام لیتے ہوئے نہایت شرم آوے گی. اور سخت صدمہ ہوگا اور کیا

Marfat.com

کہوں کیا کیا پیش آئے گا۔ آپ ورد کو پورا کرنا چاہیں گے۔ اور گناہ کا خیال آپ کی زبان پکڑے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ذکر کی پابندی کے ساتھ اول تو آپ سے گناہ ہی صادر نہیں ہو سکتے اور اگر ہوئے بھی تو اس حالت سے ہوں گے کہ بعد میں دل پر آرے چلیں گے جس سے انشاء اللہ تعالیٰ یہ اثر ہو گا کہ ایک ایک کر کے سب گناہ چھوٹ جائیں گے۔ اور جس وقت کوئی لغزش ہوگی۔ فوراً دل پر نشتر سا لگے گا۔ اور توبہ کی توفیق ہوگی اور بدوں توبہ کے چین ہی نہ آئے گا دیکھئے یہ اتنا سہل نسخہ ہے جس سے زیادہ سہل و آسان کوئی نسخہ ہو ہی نہیں سکتا اگر کسی سے یہ تدبیر بھی نہ ہو سکے تو

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ بس ان کے لئے یہی کہا جائے گا مہ

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر ٭ تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

اس نسخہ کا اور ایک جزو روزانہ سوچا کرو۔ کم از کم سوتے وقت ہی سہی کہ آج ہم کیا کیا شرارتیں کی ہیں اس کے بعد سوچو کہ ان پر کیا سزا ہونے والی ہے۔ اس کے بعد سوچو کہ ہم نے اس سزا سے بچنے کی کیا تدبیر کی ہے۔ جب کچھ سمجھ میں نہ آئے تو توبہ کرو اور خوب رؤو اسی طرح روزانہ کیجئے اور پھر ایک چلہ کے بعد دیکھئے کہ کتنی کایا پلٹ جاتی ہے مگر اس کے ساتھ ہی اس کی بھی کوشش کیجئے کہ آپ کو گناہوں کی مفصل فہرست معلوم ہو جائے جس سے آپ کو گناہ چھوڑنے میں مدد ملے۔

ایک اور جزو ہر کام کے وقت یہ سوچ لیا جائے کہ یہ کام جو میں کر رہا ہوں یا کوئی بات کہہ رہا ہوں۔ یہ آخرت میں ضرر دینے والی ہے یا فائدہ دینے والی ہے۔ اس سے نجات ہوگی یا نہ ہوگی۔ ہر وقت اس مراقبہ کا خیال رکھئے چلتے پھرتے بھی اس کو سوچتے رہیئے کھاتے پیتے بھی اور باتیں کرتے ہوئے بھی اور

Marfat.com

رنج و غصہ میں بھی کوئی کام آپ کا اس مراقبہ سے خالی نہ ہونے چاہیئے انشاء اللہ نتیجہ آپ کے خواہشات دبے رہیں گے گناہ صادر نہیں ہوں گے اگر کبھی غصہ اور خواہشات غالب ہونے کی وجہ سے گناہ ہوئے بھی اس وقت آپ بیدار گناہگار ہوں گے۔ غافل گناہگار نہ ہوں گے یہ بھی ایک بڑی دولت ہے کہ انسان گناہ کے وقت یہ سمجھا ہوا رہے کہ میں نے یہ کام گناہ کا کیا ہے اس سے دل پر ایک چرکا سا لگتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے گرم پانی میں تھوڑا سا ٹھنڈا پانی ملا دو گو اس سے وہ ٹھنڈا نہ ہو جائے گا، مگر وہ ویسا گرم بھی نہ رہے گا تو اس مراقبہ کے ساتھ گناہ کی بھی یہی کیفیت ہوگی۔ مثلاً اس مراقبہ کے وقت اگر آپ غیبت بھی کریں گے تو دل کو مزہ نہیں آئے گا۔ زبان سے غیبت کرینگے اور دل میں جوتے پڑتے ہوں گے کہ ہائے میں نے یہ کیا کیا جب اس مراقبہ کی مشق ہوگی تو اس کے بعد توبہ اور استغفار کو دل چاہے گا۔ پھر آپ دنیا سے جائیں گے نورانی اور روشن ہو کر چند روز میں کامیابی نہ ہو تو گھبراؤ نہیں ناامید نہ ہو یہ ایک دن کا کام نہیں ساری عمر کا کام ہے لگے رہو۔ کوشش کرتے رہو انشاء اللہ ایک دن کامیاب ہو جاؤ گے یہ غم ختم ہوگا۔ دل مسرور ہوگا۔

ایک اور جز تائب اور نادم گنہگاروں کے دل بہت نرم ہوتے ہیں ہلشدہ خوف الٰہی سے لرزاں رہتے ہیں ان کی صحبت میں رہا کرو ان کی صحبت ایک نہ ایک دن تائب بنا کر رہے گی۔

ایک اور جز گناہ ہوتے ہی فوراً توبہ کرو۔ اور توبہ بھی اس قاعدہ سے کرو جو حدیث میں آیا ہے کہ اول دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھیئے اس کے بعد توبہ کرے اس طرح توبہ کرنے سے نفس گناہوں

Marfat.com

سے گھبرا جائے گا. کیونکہ نماز نفس کو بہت شاق اور گراں ہے تو جب ہر گناہ کے بعد دو رکعت پڑھنا اور اپنے ذمہ لازم کرلوگے تو نفس گناہوں سے گھبرا جائے گا کہ کہاں کی علت سر لگی. بلکہ شیطان بھی گناہ کرانا چھوڑ دے گا کیونکہ وہ دیکھے گا کہ ہیں اس سے دس گناہ کراؤں گا تو یہ بیس رکعتیں پڑھے گا. گناہ تو توبہ سے معاف ہو جائے گا. اور یہ بیس رکعتیں اس کے پاس نفع میں رہیں گے اس لئے وہ گناہ کرانا ہی چھوڑ دے گا کیونکہ وہ نقصان کے لئے گناہ کراتا تھا جب گناہ میں بھی نفع ہونے لگا تو وہ ایسا بیوقوف نہیں کہ آپ کا نفع کرائے وہ گناہوں کا خطرہ ڈالنا ہی چھوڑ دے گا تاکہ تم اتنی رکعتیں نہ پڑھ سکو.

مرض عصیان کیلئے دستوں کی دوا

اخیر درجہ میں ایک علاج بتلاتا ہوں جس میں شان بھی نہ جائے گی اور آمدنی بھی نہ گھٹے گی وہ یہ ہے کہ بھائی جو کچھ کمارہے ہو کماؤ جس حالت میں ہو اسی میں رہو. میرا یہ مطلب نہیں کہ گناہ کی اجازت دیتا ہوں بلکہ میں ابھی توبہ کو چند دے ملتوی کرتا ہوں تاکہ اگر کامل اصلاح نہ ہو اور نہ سہی تو گو درگو تو نہ رہے کچھ تو تغیر کرو اگر دوا نہیں پیتے پرہیز ہی کرلو. اگر پرہیز بھی نہیں ہوتا تو دستوں ہی کی دوا ہی کھالیا کرو

کیا کریں بھائی اگر مریض ہر کم ہمت تو اس کی اتنی تو رعایت خیر طبیب مشفق کرسکتا ہے کہ دوا کے استعمال کو کچھ دن کیلئے ملتوی کردے اور فی الحال کوئی ایسی تدبیر بتادے جس سے مرض نہ بڑھے گو اس سے صحت نہ ہوگی مگر مرض بھی نہ بڑھے گا. پھر انشاء اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی وقت صحت بھی ہو جائے گی. لیجئے ایک ایسا دست آور نمک بتائے دیتا ہوں جسمیں آپکی دنیا کا کچھ بھی ہرج نہیں وہ نمک یہ ہے کہ دن بھر تو جو کام کرتے ہو کرتے رہو لیکن سوتے وقت یہ کرو

کہ مسجد میں نہیں نہ سہی بلکہ لیٹنے کی جگہ جہاں خلوت ہو بلکہ چراغ بھی گل کر دو تاکہ کوئی دیکھے نہیں اور کرکری نہو۔ دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھ کر یہ دعا مانگو کہ اے اللہ میں آپ کا سخت نافرمان بندہ ہوں میں فرمانبرداری کا ارادہ کرتا ہوں مگر میرے ارادے سے کچھ نہیں ہوتا اور آپ کے ارادے سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میری اصلاح ہو مگر ہمت نہیں ہوتی۔ آپ کے ہی اختیار میں ہے۔ میری اصلاح کیجئے اللہ میں سخت نالائق ہوں سخت خبیث ہوں سخت گنہگار ہوں میں تو عاجز ہو رہا ہوں آپ ہی میری مدد فرمایئے میرا قلب ضعیف ہے۔ گناہوں سے بچنے کی قوت نہیں آپ ہی قوت دیجئے۔ میرے پاس کوئی سامان نجات نہیں آپ ہی غیب سے میری نجات کا سامان پیدا کر دیجئے اے اللہ جو گناہ میں نے اب تک کئے ہوں انہیں تو اپنی رحمت سے معاف فرما دے۔ گو میں یہ نہیں کہتا کہ آئندہ ان گناہوں کو نہ کروں گا میں جانتا ہوں کہ آئندہ پھر کرونگا لیکن پھر معاف کرالوں گا غرض خوب برا بھلا اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے سامنے کہا کرو صرف دس منٹ روز انہ یہ کام کر لیا کرو۔

لو بھئی دوا بھی مت پیو۔ بد پرہیزی بھی مت چھوڑو۔ صرف اس تھوڑے سے نمک کا استعمال سوتے وقت کر لیا کرو۔

حضرت آپ دیکھیں گے کہ کچھ دن بعد غیب سے ایسا سامان ہو گا کہ ہمت قوی ہو جائے گی توبہ کے لئے دشواریاں بھی پیش نہ آئیں گی

حضرات اور کچھ نہیں تو اتنا تو فائدہ ضرور ہو گا کہ اگر روز روز کی معافی چاہتے رہے تو گناہوں کا بوجھ کچھ تو ہلکا ہوتا رہے گا۔ پھر جتنا رہ جائیگا وہ شاید مرتے وقت توبہ سے جاتا رہے۔

Marfat.com

بدرقہ اس نسخہ کا بدرقہ اس طرح دل کو سمجھانا ہے کہ اے میرے غافل دل طبعی طور پر آخرت کی سعادت تیرا مطلب ہے کیا تجھے خبر نہیں. تیرے مطلب اور مقصود سے دور رکھنے والے گناہ ہیں تو پھر کیوں تو گناہ کر رہا ہے.

کب تک گناہوں پر اصرار کرے گا. شاید تیری تقدیر میں وہ آخرت کی پُرلطف زندگی نہیں. جب ہی تو تو گناہوں پر اڑا ہوا ہے تجھے تیری غفلت گناہوں سے بے پروا بنائی ہوئی ہے. مگر یاد رکھ یہی گناہ تیرے ابد الآباد کے ہلاکت کا باعث ہونیوالے ہیں. خدا کے لئے سنبھل جا تجھے دنیا کی زندگی اور نفس و شیطان دھوکے میں رکھے ہوئے ہیں کب تک تو ان کے دھوکہ میں رہے گا. ایک عارف نے فرمایا ہے. جب کسی پر ملک الموت ظاہر ہوتے ہیں اور وہ اس کو معلوم کراتے ہیں کہ تیری عمر کا یہ آخری وقت ہے. ایک لحظہ اب آگے پیچھے نہیں ہو سکتا تو اس وقت مرنے والے کو اس قدر حسرت ہوتی ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ اگر تمام دنیا اس کے پاس ہو تو دیدوں اور ایک ساعت کی مہلت لے لوں اور اس ساعت میں گناہوں سے معافی چاہوں اور کچھ تو عمر بھر کے غفلت کا تدارک کروں ہائے افسوس یہ آرزو دل کی دل میں رہ جاتی ہے اور اس کو اس کا موقع نہیں دیا جاتا ہے. میرے پیارے دل کیا تو اس طرح کی حسرت ساتھ لیجانا چاہتا ہے. دیکھ ابھی وقت ہے. اب تو دل پر گناہوں کا زنگ چڑھ رہا ہے. ایک وقت وہ آئے گا کہ یہ زنگ دل کو کھا جائے گا. مہر ہو جائے گی یا موت آجائے گی. پھر کچھ نہ ہو سکے گا. اس کے پہلے کچھ تو تدارک کرے. کاش تجھے یاد ہوتا جب تو دنیا میں آرہا تھا. پاک اور منزہ دل تیرے پاس امانت رکھا جا رہا تھا. اور حکم ہو رہا تھا. میرے بندے لے یہ دل ہماری امانت ہے ہماری امانت ہم کو ویسی ہی پاک اور ستھرا دینا جیسی تو لے رہا ہے.

ہائے اس وقت کیسا ہوگا. جب تو دنیا سے جارہا ہوگا۔ امانت میں خیانت کرچکا ہے. دل کو نجس و ناپاک بنا دیا ہے. اور حکم ہو رہا ہوگا میرے بندے ہماری امانت لا. دیکھیں ہماری امانت کو تو کس طرح رکھا ہے ہائے تو اس کا کیا جواب دے گا کچھ تو فکر کر.

مرض عصیاں کے بیمارو کیا کہیں کسی بادشاہ کو دیکھے ہو کہ وہ نجس اور میلے کپڑے کے نذرانہ کو قبول کیا ہے. پھر خدائے تعالیٰ تمہارے نجس اور میلے دل کو کیسے قبول کرے گا. کچھ تو سوچو. جب اس طرح دل کو سمجھاؤ گے تو اس وقت دل میں ندامت کی آگ بھڑکے گی. دل دیکھے گا جیسے کوئی اندھیرے میں ہو اور یکایک آفتاب نکل آئے تو کیا دیکھتا ہے کہ اس میں اور اس کے مطلوب میں کوئی شئے حائل ہے تو وہ اس شئے کے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے. اسی طرح اس ندامت کے آگ کی روشنی میں گناہوں کے بلاؤں کو دیکھتا ہے کہ اس میں اور اس کے مطلوب و مقصود سعادت آخرت میں گناہ سدّ سکندر بنے ہوئے ہیں تو وہ ان گناہوں کے مٹانے کے لئے توبہ کرتا اور آئندہ پھر گناہوں میں مبتلا نہ ہونے کا عزم کرلیتا ہے.

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دیوانہ نے مرض گناہ کی یہ دوا بتائی ہے

نیازمندی کی جڑ پشیمانی کے پتے شکیبائی کی چھال لیکر ان کو توبہ کے ہاؤن میں کوٹ ان پر صدق کا پانی ڈال پھر محبت کی آگ پر جوش دے اور پرہیزگاری کی ہوا سے ٹھنڈا کر نیاز کیسا تھ پی جا اور کہہ کہ یا الٰہی میرے گناہ بخش یقین ہے کہ توبہ کے مسہل سے مواد فاسدہ خارج ہو جائیں گے.

غذا مرض عصیاں کے بیمارو! ان نسخوں کے ساتھ نیکیوں کے غذا کا استعمال کرو.

جیسے رات کی اندھیری دن کی روشنی کے سامنے نہیں باقی رہ سکتی اور صابون دھوبی کے سامنے میل نہیں ٹک سکتا ایسے ہی جب تم آئندہ نیکیاں کرتے رہو گے تو ان نیکیوں کے سامنے تمہارے پچھلے گناہوں کی تاریکی دل پر نہیں رہ سکتی دن بدن دل تمہارا پاک و ستھرا ہوتے جائے گا، پھر قلب سلیم لئے ہوئے خدائے تعالیٰ سے جا ملو گے۔

پرہیز مرض عصیاں کے بیمار کو لوگوں کے میل جول سے پرہیز کرنا چاہیئے دنیاوی یا آخروی ضرورتوں کے سوا کسی سے نہ ملے۔

حرام اور شبہ کا کھانا مرض عصیاں کو بڑھاتا ہے اگر کسی میں وہ مرض نہ ہو تو پیدا کرتا ہے۔ اس سے بہت بچنے کی ضرورت ہے۔

بے ضرورت باتیں کرنے سے پرہیز کرے۔ زیادہ گوئی ہی سے اکثر گناہ صادر ہوا کرتے ہیں۔ ان اسباب سے بھی جو گناہ کے باعث ہوتے ہیں بچتا رہے۔

علامات صحت مرض عصیاں سے صحت ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس مرض سے غفلت دور ہو جاتی ہے۔ دل چونک جاتا ہے۔ دنیا کی اصلی صورت سامنے آجاتی ہے۔ اس کی ناپائیداری اور بے ثباتی اور اس کی بے وفائی پیش نظر ہو جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے وہ دنیا سے نفرت کرنے اور آخرت کی تیاری میں لگ جاتا ہے۔ بجائے گناہوں کے نیک اعمال ہی کیا کرتا ہے اور جو اعمال کہ کرنے کے تھے نہ کیا اور وہ ادا کے قابل ہیں جیسے نماز و روزہ و زکوٰۃ وغیرہ تو ان کو ادا کر کے اپنے ذمہ کو سبکدوش کر رہا ہے۔ اگر حقوق العباد رہ گئے ہیں تو وہ حقوق مستحقوں کو پہنچا رہا ہے یا ان سے معاف کروا رہا ہے توبہ کئے ہوئے گناہوں میں پھر مبتلا ہونے کے خوف سے ایسا ڈر رہا ہے جیسے کوئی جسمانی بیمار بد پرہیزی کی

Marfat.com

سخت نقصان اٹھا کر بد پرہیزی سے ڈرتے رہتا ہے
آخر دم تک اپنی توبہ پر قائم رہنے کا رہ رہ کر اس کو خیال آرہا ہے اس کیلئے جہاں تک اس سے ہوسکتا ہے کوشش کئے جارہا ہے۔ باوجود اس احتیاط کے اگر کبھی اس سے کوئی لغزش ہوگئی تو اس کے ندامت اور افسوس کی کوئی حد نہیں رہتی آئندہ کیلئے ترک معاصی پر پھر عزم کر رہا ہے۔ توبہ کے پھٹے ہوئے کپڑے کو گناہوں کی جگہ نیکی کر کر کے پیوند لگا رہا ہے
نفس پر بدگمان ہے کبھی اس پر اعتماد نہیں کرتا۔ اس کی ہر بات کو شبہ کی نظر سے دیکھتا رہتا ہے

حُبّ دُنیا!

تشخیص مرض امراض روحانیہ میں سے حبّ دنیا اوّل درجہ کا مہلک اور بدترین مرض ہے۔ دل کے اکثر باطنی امراض اسی مرض سے پیدا ہوتے ہیں جب یہ مہلک مرض کا مادہ مستحکم اور مضبوط ہو جاتا ہے تب دل کو اس سے وہی نقصان پہونچتا ہے جو جسم کو یرقان کے مرض سے پہونچتا ہے۔ یعنے جس وقت یرقان کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ مریض پست ہمت کمزور اور بدمزاج ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کی رنگت زرد ہوتی ہے ہر ایک چیز زرد دکھائی دینے لگتی ہے منہ کا مزہ تلخ ہو جاتا ہے۔ آخر ہڈیاں وغیرہ جیسے ردی علامات پیدا ہو کر مریض کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
یہی حال اس دل کا ہوتا ہے جو حبّ دنیا کے مرض میں گرفتار ہے آخرت کے کاموں میں پست ہمت ہو جاتا ہے۔ اور ایسا کمزور بن جاتا ہے کہ چھوٹی سی چھوٹی عبادت بھی پہاڑ جیسی معلوم ہونے لگتی ہے۔ مخلوق اور موجودہ چیزوں کے تعلقات دنیا کے تمام جھگڑوں اور بکھیڑوں کی وجہ سے اور ضروریات سے زیادہ دنیا کمانے کی تدابیر و شغلوں میں لگ کر طرح طرح کی پریشانیوں سے بدمزاج ہو جاتا ہے ناپائیدار مشغلوں میں ایسا پھنس جاتا ہے کہ گ

پیچھے اور مبدء معاد کی کچھ خبر نہیں رہتی اور ظاہر و باطن دونوں دنیا ہی کے ہو رہتے ہیں
طلب تو محبت دنیا میں مشغول ہو جاتا ہے اور بدن اس کی اصلاح تدبیر میں مصروف
اس شخص کو دیکھتے ہی اس کے حب دنیا کے مرض میں مبتلا ہونے کا ایسا یقین آتا
ہے جیسے یرقان کے مریض کی آنکھ دیکھتے سے یرقان کا۔ دنیا دل میں ایسے گھر کر جاتی ہے
کہ ہر چیز دنیا ہی کے لیئے کیا کرتا ہے۔ اس کی عبادت بھی دنیا ہی کیلئے ہوتی ہے جیسے
یرقان میں ہر چیز زرد دکھائی دیتی ہے۔ ایسے ہی حب دنیا کے مرض میں ہر جگہ ہر
شئے میں دنیا ہی دنیا نظر آتی ہے۔

اگر یہ مریض پھر بھی نہ سنبھلا اور اپنی خبر نہ لیا تو اس کے دل کے منہ کا مزہ بگڑ جاتا
ہے۔ عبادت اور اطاعت الٰہی جیسی خیبر ایسی چیز تلخ معلوم ہونے لگتی ہے آخر بڑیاں وغیرہ جیسے
ردّی علامات پیدا ہو جاتے ہیں جس طرح حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک
رات مجھے ایک تاجر کے پاس رہنے کا اتفاق ہوا۔ جس کے پاس سامان تجارت تھا اور
بہت سے غلام خدمتگار تھے اس نے تمام رات میرا سر کھایا کہ اس وقت میرے پاس اتنا مال ہے
اور میری فلاں شریک ترکستان میں ہے اور کچھ سامان تجارت ہندوستان میں ہے اور یہ فلاں زمین کا
قبالہ ہے فلاں سامان کا ایک شخص ضامن ہے کبھی کہتا ہے کہ اسکندریہ جانے کا خیال کر رہا ہوں
وہاں کی آب و ہوا اچھی ہے۔ کبھی کہتا نہیں وہاں کا دریا خطرناک ہے پھر کہنے لگا۔ سعدی
مجھے ایک سفر اور درپیش ہے اگر وہ پورا ہو جائے تو پھر بقیہ زندگی قناعت کے ساتھ
گوشہ نشین ہو کر گذار دوں گا۔ میں نے پوچھا وہ کونسا سفر ہے کہا فارس کی گندھک چین میں لیجانا چاہتا
ہوں کیونکہ سنا ہے اس کی بہت قیمت ہے۔ اور چینی گلاس روم میں لیجا کر فروخت کردوں گا
اور دیبائے رومی ہندوستان میں اور فولاد ہندی حلب میں اور حلبی شیشہ یمن میں اور یمنی
چادر فارس میں اس کے بعد میں سفر ترک کر کے ایک دوکان میں بیٹھ جاؤں گا۔ ابھی بھی ترک دنیا کا

Marfat.com

ارادہ نہیں دوکان ہی پر بیٹھنے کی نیت ہے۔

غرض وہ تاجر اسی قسم کے خیالی پلاؤ پکاتا رہا۔ جب دنیا کے مریض کو بھی اسی طرح کا ہذیان پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر پھر بھی علاج نہ کیا تو ہذیان کے آخری درجہ میں پہونچ جاتا ہے۔ ہذیان کے اس درجہ میں مریض آخرت کا اور آخرت میں پیش آنیوالے واقعات کا مذاق اڑاتا ہے۔ جنت اور دوزخ سے مسخر کرتا ہے۔

یہ ردّی علامات پیدا ہو کر حبّ دنیا کے مریض کے دل کی زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

امراض کے اقسام امراض دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ مرض جس کے مرض ہونے کی اطلاع مریض کو ہو دوسرا وہ مرض ہے جس کے مرض ہونے کی اطلاع بھی نہ ہو۔ ایسا مرض بہت زیادہ مہلک ہوتا ہے۔ اس وقت جن امراض میں گفتگو ہے ان کی مختصر سی فہرست تو ہر شخص کے ذہن میں ہے۔ لیکن بعض امراض باطنی ایسے بھی ہیں کہ وہ ان سب کی جڑ ہیں۔ اسلئے سب سے اول فہرست امراض میں ان کا نام ہونا ضروری ہے مگر ہم کو ان کی طرف التفات بھی نہیں۔ نہ ہماری فہرست امراض باطنی میں کہیں ان کا شمار ہے اور یہ بہت بڑی غفلت ہے۔

وہ چھپا ہوا مرض جس کی اطلاع خود بیمار کو بھی نہیں حبّ دنیا ہے یعنے دنیا میں منہمک ہونا ہے۔ آپ جس سے چاہے دریافت کر لیجئے معلوم ہو جائے گا کہ کسی نے اس کو مرض نہیں سمجھا حالانکہ یہ ایسا عام مرض ہے جس میں قریب قریب سب مبتلا ہیں اور ایسا قوی ہے کہ سب امراض باطنی اسی کی فرع ہیں۔

تشخیص میں غلطی حبّ دنیا کو مرض نہ سمجھنے کی وجہ سے اس کی تشخیص میں لوگوں نے غلطی کی ہے۔ حبّ دنیا اور کسب دنیا میں فرق نہ کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ اطباء روحانی ہم کو دنیا کے لینے سے بالکل روکتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ

ہم مسجد کے مُلّا ہو کر بیٹھ رہیں۔ بے گھر ہو جائیں اور جو کچھ ہے برباد کر دیں حالانکہ اطبائے روحانی کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ دنیا کماؤ مگر بالکل دنیا میں کھپ مت جاؤ۔ اس کی محبت چھوڑ دو دل سے بے تعلق ہو جاؤ ورنہ دنیا کو گھر سمجھنے لگو گے تو آخرت کو بھول جاؤ گے۔ دنیا میں کھپ جانا کہو یا حب دنیا کہو وہی ہے جس میں ترکِ آخرت ہو یہی مرض روحانی ہے۔ رہا کسب دنیا اس کو نہ حب دنیا کہتے ہیں نہ دنیا میں کھپ جانا اسلئے وہ مرض نہیں ہے۔ پس دنیا کمانا جائز ہے۔ دنیا میں کھپ جانا ناجائز ہے۔ جیسے پاٹخانہ کمانا برا نہیں پاٹخانہ کھانا برا ہے۔ کسب اور حب میں یہی فرق ہے یا یوں سمجھئے کہ ایک تو پاٹخانہ جیسا بضرورت طبیعت بیٹھنا اور ایک پاٹخانہ کو پیارا سمجھ کر اس میں جی لگا کر بیٹھنا اول بضرورت جائز۔ دوسری ناجائز اسی طرح دنیا کو کمانا تو جائز لیکن دنیا کو مرغوب و محبوب سمجھنا حرام میں پھر کہتا ہوں کہ اطبائے روحانی دنیا کا کام کرنے سے منع نہیں کرتے مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ اس میں دل نہ لگاؤ کام سب کرو مگر جی اترا ہوا ہونا چاہیئے۔ دل کھپا دنیا یہی زہر ہے۔ یہ وہ بلا ہے کہ اس سے اندیشہ ہے کہ مرتے وقت بھی غالب ہو کر اللہ رسول کے نام سے بالکل بے تعلق نہ ہو جائے لہذا جہاں تک ہو سکے اس کی کوشش کرو کہ دنیا میں دل لگا ہوا نہ ہو دل کو خدا تعالیٰ ہی سے لگاؤ۔ ہاتھ سے کام کرو کچھ حرج نہیں ؎

شعر

گرت مال و زر ہست زرع و تجارت ۞ چو دل با خدا ایست خلوت نشینی

غرض دنیا کو قلب میں سے نکالیئے ہاتھ سے دنیا کو نہ نکالیئے ہاتھ سے نکالنے کو اطبائے روحانی نہیں کہتے ہیں۔ مولانا نے مثال دی ہے۔ فرماتے ہیں ؎

آب در کشتی ہلاک کشتی است ۞ آب اندر زیر کشتی پشتی است

کیا عجیب مثال ہے. پانی اگر کشتی کے نیچے ہو تو اس کے جاری ہونے کا سبب ہے اگر وہ نہو تو چل نہیں سکتی اور جو کشتی کے اندر پہونچ جائے تو ہلاک کردے دنیوی متاع کی مثال پانی کی سی ہے اگر دل سے باہر رہے تو دین میں معین ہے اور جو دل میں گھس جائے تو باعث ہلاکت ہے تو دنیا میں کھپ جانا ایسا مرض ہے کہ اس کی وجہ سے خدائے تعالیٰ سے غفلت ہو جاتی ہے. پھر اس سے جو بڑا کام نہ ہو وہ تھوڑا ہے اس لئے مولانا فرماتے ہیں سہ

چیست دنیا از خدا غافل بودن ؛ نہ قماش ونقرہ و فرزند و زن

اس مرض کا مریض جس طرح سے دنیا ہاتھ آتی ہے لیتا ہے خدا کی نافرمانی کا اس کو کچھ خیال ہی نہیں رہتا. دین کی کچھ فکر ہی نہیں رہتی باوجود آخرت کے قائل ہونیکے کبھی بھول میں آخرت یاد نہیں آتی نہ اس کے لئے کچھ سامان کی فکر ہوتی ہے.

اگر کسی کو آخرت کا خیال آیا بھی تو اسی وقت تک رہتا ہے جب تک دنیا سلامت رہے. اگر دنیا کا نقصان کسی وجہ سے ہوگیا تو وہ آخرت کو خیرباد کہدیتا ہے. گویا یہ مریض خدا کی اطاعت وعبادت محض اس خوشامد سے کرتا ہے کہ وہ ان کی دنیا کو سنوارتے رہیں اور اگر دین پر عمل کرتے ہوئے اتفاقاً دنیا بگڑ جائے تو یہ خدا سے بھی بگڑ بیٹھتا ہے. ہمیشہ دین پر دنیا کو ترجیح دیتا ہے. گو کسی کو یہ مرض اعلیٰ درجہ کا نہ ہو مگر جس درجہ کا بھی ہو وہ معمولی بات نہیں بلکہ سخت چیز ہے. کیونکہ اس ادنیٰ درجہ کا بڑھ جانا کیا مشکل ہے.؟

زکام کھانسی اوّلاً معمولی درجہ کی ہوتی ہے. پھر وہی رفتہ رفتہ دق اور سل کی صورت اختیار کرلیتی ہے. جب کہ اس کو معمولی سمجھکر ٹال دیا جائے اسی طرح افیون تمباکو شروع میں قلیل مقدار سے کھایا جاتا ہے پھر وہ ترقی کرتا جاتا ہے. یہاں تک کہ جو شخص ایک رتی افیون کھانے والا تھا سال کے بعد وہ کئی ماشے کھانے لگتا ہے کیونکہ نشہ کی چیزمیں خاصیت ہے کہ وہ خود بخود بڑھتی ہے. حبِ دنیا میں بھی ایک نشہ ہے جیسے

Marfat.com

مشہور ہے کہ سو روپیہ میں ایک بوتل کا نشہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حبِّ دنیا روز بروز ترقی کرتی رہتی ہے اس لئے گو مرض حبِّ دنیا کسی درجہ کا بھی ہو اس کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے۔

اے حبِّ دنیا کے مریض تو خود غور کر کے دیکھ لے تیری مجلس میں صبح سے شام تک دنیا ہی کا چرچا رہتا ہے۔ دین کا ذکر ہی نہیں آتا انسان اُسی کا زیادہ ذکر کیا کرتا ہے جس سے اس کو زیادہ محبت ہوتی ہے اس سے کیا تو اندازہ نہیں لگا سکتا کہ تو حبِّ دنیا کے مرض میں مبتلا ہے ہائے تیرا کیا ہوگا تو مریض ہے اور اپنے کو تندرست جانتا ہے۔ جتنی محبت دنیا کی ہے۔ آخرت کی وہ محبت اور اس کا اتنا شوق نہیں ہے اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھ کر دیکھ لے کہ دنیا سے قیام کی بابت تو کیا کیا خیالات پکاتا ہے کہ ہم یوں رہیں گے، یوں بسیں گے، شادی ہوگی، جائداد ہوگی۔ یوں ہم ملازم ہوں گے۔ یوں عہدے لیں گے وغیرہ وغیرہ

اب انصاف سے دیکھ لے کہ آخرت کے متعلق بھی کبھی ایسی امنگیں ہوئی ہیں کہ جائیں گے تو یوں خدا کے سامنے جائیں گے، یوں جنت ہوگی اس میں باغات اور مکانات ہوں گے۔ یوں حوریں ہوں گی۔ غالباً کبھی بھی یہ امنگیں نہیں ہوتیں تو دنیا کی جتنی محبت ہے اگر آخرت کی محبت اتنی ہوتی تو جیسی یہاں کی زندگی کے متعلق دل میں خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اور ان کے لیے تیاری اور کوشش کرتا ہے۔ ایسی ہی وہاں کی زندگی کے متعلق بھی تو کچھ خیالات پیدا ہوتے اور ان کے لئے کچھ تو تیاری اور کوشش کیا کرتا۔ جب ایسا نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ حبِّ دنیا کے مرض میں گرفتار ہے ہائے افسوس تیرا وطن آخرت ہے مگر تو نے اپنے لئے دنیا کو وطن بنا رکھا ہے۔ اپنے لئے اور اپنے ہر عزیز کے لئے دنیا ہی دنیا چاہتا ہے ہائے

دنیا سے کچھ ایسی دل بستگی ہے کہ گویا تجھکو ہمیشہ یہیں رہنا ہے خدائے تعالیٰ سے منہ موڑ کر سب سے تعلق بڑھا کر بکھیڑوں میں پڑ کر معاملات میں گھسکر اللہ تعالیٰ سے غافل ہے پھر بھی تو اپنے کو حبّ دنیا کے مرض میں مبتلا نہیں سمجھتا ہے ہائے یہ کیا غضب کر رہا ہے۔ اے حبّ دنیا کے مریض آہم تجھے تیرے مریض ہونے کی ایک اور علامت بتاتے ہیں جب کوئی کام تو دنیا کا کرتا ہے اور وہ خلاف شرع ہوتا ہے اور اس کے کرنے سے تجھکو دنیا کا فائدہ ہے مگر شریعت اس کو منع کرتا ہے۔ تو اب تعارض ہوا دین میں اور دنیا میں اب اگر تو نے نفع دنیا پہ خاک ڈال دی اور دین کو اختیار کیا تو سمجھا جائے گا کہ محبت الٰہی تجھ میں غالب ہے۔

اور اگر دنیا کو لے لیا اور شریعت کو پس پشت ڈال دیا تو سمجھا جائیگا حبّ دنیا غالب ہے اے حبّ دنیا کے مریض اب اپنی حالت کو دیکھ کر جب دنیوی معاملات واقع ہوتے ہیں تو کیا کیا کرتا ہے۔ دنیا کو ترجیح دیا کرتا ہے خواہ آخرت کا نقصان ہو جائے باتیں بنا بنا کر اور تاویلیں کر کر کے دین کو چھوڑتا اور دنیا کو لیتا ہے۔ تو کیا یہ علامت تیرے مریض ہونے کی نہیں ہے ہائے کب تو اپنے کو مریض سمجھے گا۔ اور کب علاج کیلئے کوشش کرے گا۔

اسبابِ مرض یہ مرض حظوظ پرستی اور نفس پرستی یعنی نفس کی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھنے اور ہوس کے غلبہ سے پیدا ہوتا ہے۔ غفلت اور آخرت سے کاہلی اس مرض کو تقویت پہونچاتی ہے ابتدا اس کی فضول تعلقات اور فضول اخراجات بڑھا رکھنے سے ہوتی ہے۔ اس مرض کا اصلی سبب یہ ہے کہ اس کے مریض میں نسبت مع اللہ راسخ نہیں ہوتی ہے اس لئے

Marfat.com

دنسبت مع اللہ کے خواص و آثار سے بھی خالی ہوتا ہے دل خالی رہنے کیلئے نہیں بنایا گیا ہے یہ نہیں تو بجائے اس کے دنیا کی محبت اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج مرض

علاج اس مرض کا یہ ہے کہ موت کو یاد کیا کرے کیونکہ اس مرض سے صحت ہونے کے لئے حظوظ کو کم کرنے کی ضرورت ہے موت کو یاد کرنا ہی ایک ایسی چیز ہے کہ اس سے حظوظ کم ہو جائیں گے اور لذتوں کی جڑ اکھڑ جائے گی۔ سہل ترکیب موت کے یاد کرنے کی یہ ہے کہ ایک وقت مقرر کر کے مراقبۂ موت اس طرح کیا کرے کہ ایک دن مجھ کو مرنا ہے اور خدا کے سامنے جانا ہے۔ پھر ایک دن میرا حساب ہو گا اگر اچھی حالت ہے تو بڑی بڑی نعمتیں ملیں گی ورنہ سخت سخت عذاب ہوں گے۔

مرنے کے بعد قبر میں مجھ سے سوال ہو گا اگر اچھے جواب دونگا تو ابدالآباد کا چین ہے ورنہ سدا کی تکلیف ہے۔

پھر مجھے قیامت کو اٹھنا ہے اس روز تمام نامۂ اعمال سنائے جائیں گے۔ میزان میں اعمال تلیں گے۔ اگر خدانہ خواستہ میری ناشائستہ حرکات بڑھ گئیں تو فرشتے کشاں کشاں مجھے جہنم کی طرف لیجائیں گے مجھے پل صراط سے گذرنا ہو گا پھر آگے جنت ہے یا دوزخ غرض سارا عالم لایعنی مشغلہ میں مبتلا ہے۔ کوئی کسی دھن میں ہے کوئی کسی دھن میں ہائے یہ کسی کو یاد نہیں کہ ایک دن ہم نہ ہوں گے اس مراقبہ سے انشاء اللہ حب دنیا کا مرض زائل ہو جائے گا۔ ایک دن اپنا یہاں سے جانا رہ رہ کے یاد آئے گا۔ آخرت سے تعلق ہو گا اور دنیا سے دل سرد ہو جائے گا۔

اسی نسخہ کا اور ایک جز

فنائے دنیا کو سوچنا ہے۔ اور اس کی بے ثباتی

کو ہمیشہ یاد رکھیے ہم نے مانا کہ دنیا حسین بھی ہے ہر طرح کی اس میں راحت بھی ہے سب ہنر ہیں لیکن اس دنیا میں ایک عیب ایسا ہے کہ جس نے سب خوبیوں کو خاک میں ملا دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ دنیا ختم ہو جانے والی ہے۔ آپ دیکھتے ہوں گے کہ کیسے کیسے بڑے بڑے مکانات اُجڑے پڑے ہیں ان کے رہنے والوں کے دلوں میں کیا کیا تمنائیں ہوں گی کیسی کیسی آرزوئیں ہوں گی۔ ہائے وہ سب آرزوئیں خاک میں مل گئیں دنیا ختم ہو گئی۔

کل "ہوس" اس طرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے — خوب ملک روس ہے اور سرزمین طوس ہے
گر میسر ہو تو کیا عشرت سے کیجے زندگی — اس طرف آواز طبلہ اور ادھر صدائے کوس ہے
صبح سے تا شام چلتا ہوئے گلگوں کا دور — شب ہوئی تو ماہرویوں سے کنار و بوس ہے
سنتے ہی "عبرت" یہ بولی ایک تماشہ میں تجھے — چل دکھاؤں تو جو تیرے راز کا محبوس ہے
لے گئی ایکبارگی گور غریباں کی طرف — جس جگہ جان تمنا سو طرح مایوس ہے
مرقدیں دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے — یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاؤس ہے
پوچھ تو ان سے کہ جاہ و حشمت دنیا سے آج — کچھ بھی ان کے ساتھ غیر از حسرت و افسوس ہے

یہ دارا و سکندر وہ تھے جو کبھی تمام دنیا پر حکومت کرتے تھے ہائے آج ان میں اتنی بھی قوت نہیں کہ اپنی قبر سے پیشاب کرنے والوں کو ہٹا دیں۔ اے حُبّ دنیا کے مریض ایک اور قطعہ بھی سُن لے ۔

کل پاؤں ایک کاسہ سر پر جو آگیا — یکسر وہ استخوانِ شکستہ سے چور تھا
بولا سنبھل کے چل تو ذرا راہ بے خبر — میں بھی کبھی کسی کا سرِ پُر غرور تھا

ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آؤ ہم تم کو دنیا دکھاتے ہیں حضور نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ایک ایسے

Marfat.com

مقام پر لیجا کر کھڑا کر دیا جہاں انسان کی کھوپڑیاں اور گوہ اور کچھ کپڑوں کے چیتھڑیاں اور جانوروں کی ہڈیاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ منظر دکھا کر فرمایا۔ سنو! ابوہریرہؓ ان کھوپڑیوں میں ویسی ہی حرص تھی اور طرح طرح کی آرزوئیں تھیں جیسے تمہارے سروں میں ہے۔ سب رہ گیا آج بے چمڑے کی ہڈیاں رہ گئی ہیں کل راکھ ہو جائیں گی اور یہ گوہ طرح طرح کے کھانے ہیں جس کو وہ کس کس مشقت سے کہاں کہاں سے کمائے تھے۔ ایک رات پیٹ میں رہے آج ایسے ہو گئے ہیں کہ لوگ ان سے گھن کرتے ہیں اور دور دور بھاگتے ہیں اور یہ پرانی چیندیاں وہی بیش قیمت نقدان ہیں جن کا وہ لباس بنا کر پہنتے اور اتراتے پھرتے تھے۔

آج وہ کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔ ہوائیں ان کو اُڑا اُڑا کر ٹھکانے لگا رہی ہیں اور یہ ہڈیاں ان جانوروں کی ہیں جن پر وہ سوار ہو کر اکڑا کرتے تھے۔ وہ رہے نہ اُن کی سواریاں۔ ابوہریرہؓ یہ ہے دنیا اور دنیا کا انجام۔ اے حبّ دنیا کے بیمارو! تم نے سنا؟ یہ ہے دنیا کی حقیقت وہ دن کب آئیں گے تم پر دنیا کی حقیقت کھلے گی۔ کچھ ہیں؟

اے حبّ دنیا کے بیمارو تم نے آخرت کو پہچانا ہی نہیں۔ ورنہ اس کی طرف پوری توجہ کرتے۔ بلکہ دنیا کو بھی نہیں پہچانا۔ ورنہ اس کی طرف رخ بھی نہ کرتے دنیا ہی کو پہچان لو۔ اسی کو سوچو۔

اگر دنیا کی پوری حقیقت ہی سمجھو تو پھر اس مُردار کا نام بھی نہ لو۔ تم جو دنیا کے عاشق ہوئے ہو ذرا اس کو دیکھو تو سہی اس کی تو ایسی مثال ہے جیسے پاخانہ پر چاندی کے ورق لگے ہوئے ہوں اور کوئی اس کو حلوہ سمجھ کر تاک میں بیٹھا ہو۔ یا کسی چڑیل بڑھیا کو لال ریشمی لباس پہنا دیا گیا ہو اور نقاب سے منہ ڈھانک دیا گیا ہو اور کوئی اس

Marfat.com

کو حسین خوبصورت سمجھ کر محبت کا دم بھرنے لگے مگر جب یہ برقعہ اٹھے گا۔ اس وقت اس محبت کی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

حکایت ایک عارف نے دنیا کو خواب میں دیکھا کہ بڑھیا ہے۔ مگر ابھی تک باکرہ۔ انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ تو نے اتنے خصم کئے اور اب تک کنواری ہی رہی۔ کہا جو مرد تھے انہوں نے مجھے منہ نہیں لگایا اور جو میرے عاشق تھے وہ نامرد تھے ان کو میں نے منہ نہیں لگایا۔ اس لئے اب تک کنواری ہی ہوں۔

اے حُبِّ دنیا کے بیمارو! تم دنیا کو برقعہ کے اوپر سے دیکھکر اس کے عاشق ہو گئے ہو۔ اور اہل اللہ نے برقعہ اٹھا کر اسے دیکھا ہے اس لئے وہ نفرت کرتے ہیں۔

ذرا تم دنیا و آخرت دونوں کے برقعے کھول کر دیکھو تو دنیا سے نفرت اور آخرت کی طلب ہو جائے گی۔

دنیا ظاہر میں خوبیوں سے مزین ہے مگر اندر گوہ موت اور سانپ بچھو بھرے ہوئے ہیں اور آخرت ظاہر میں ناگوار امور اور مشقتوں سے گھری ہوئی ہے۔ مگر اندر نہایت حسین دلفریب محبوبہ ہے جس کی ایک نگاہ کے سامنے سلطنت ہفت اقلیم بھی کوئی چیز نہیں

حضرت ۔ دنیا کی بالکل ایسی ہی حالت ہے ؎

حالِ دنیا را بپرسیدم من از فرزانہ ٭ گفت یا خوابےاست یا بادے است یا افسانہ
باز گفتم حالِ آں کس گو کہ دل دروے ببست ٭ گفت یا غولےاست یا دیوےاست یا دیوانہ

جب اس طرح دنیا کی بیوفائی اور بے ثباتی کو پیشِ نظر رکھو گے تو حُبِّ دنیا

Marfat.com

کا مرض بالکل تم سے زائل ہو جائے گا۔

ایک اور جُزء کسی شئے کو اپنا نہ سمجھو۔ ہمیشہ آخرت کا دھیان اور دھن لگی رہے اس سے اول تو تم راستہ سے ہٹو گے نہیں اور اگر ہٹو گے بھی تو فوراً جلد متنبہ ہو کر راستہ پر لگ جاؤ گے۔

ایک اور جُزء جنت کے حالات اور وہاں کی نعمتوں کو سوچا کرو اس سے آخرت کی طلب پیدا ہو گی۔ دنیا کی طرف سے توجہ ہٹ جائے گی۔ وہ رہ کر یہ خیال آئے گا کہ حق تعالیٰ ہماری ذرا سی طلب پر اتنی بڑی جنت دیں گے اور طالب دنیا پر کچھ بھی وعدہ نہیں تو پھر ہم کو دنیا میں پھنسنے سے کیا فائدہ

ایک اور جُزء خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرو۔ یہ کتابوں سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کا طریقہ وہ ہے جو ایک شاعر کہتا ہے خوب کہا ہے۔

نہ کتابوں سے وعظوں سے نہ زر سے پیدا
دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

اس کیلئے عاشقانِ الٰہی کی صحبت کی ضرورت ہے۔ اس لئے اہل اللہ کی صحبت اختیار کرو۔ گاہے گاہے ان سے ملتے رہو۔ ان کے پاس بیٹھا کرو ان کی باتیں سنو ان سے تعلق رکھو اگر یہ میسر نہ ہو تو اولیاء اللہ کے تذکرے جو ان کی صحبت کے قائم مقام ہیں سنا اور دیکھا کرو۔ ان کی صحبت تم کو ایک نہ ایک دن خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کر کے رہے گی۔

بدرقہ اس نسخہ کا بدرقہ اس طرح دل کو سمجھانا ہے کہ اے دل او دنیا پرستنے والے دل تو ایک دن دنیا کو چھوڑنے والا ہے تھوڑی سی

زندگی ہے اس نے تجھ کو دھوکے میں ڈال رکھا ہے یہ چند روزہ زندگی ہے دنیا کا عیش ونشاط آخرت کے رنج وعذاب کے مقابلہ میں جس دوام کے قیدی کے لئے رات کا احتلام ہے۔

اے دل! پھر اس پر یہ غرور یہ غفلت آخر تابکے بڈھا ہوکر کیا پھر جوان ہوتا ہے۔ تجھے آخرت کا کچھ خیال ہی نہیں۔ وہاں کے سامان کی کچھ فکر ہی نہیں۔ دیکھ اب وقت جاتا ہے۔ ایک دن وہ آتا ہے کہ تو قبر کے گڑھے میں پڑا ہوگا۔ دنیا کو اور دنیا کے دیکھتے کے دیکھتے دیدہ بدلنے کو یاد کر کر کے روتا رہے گا۔ میرے پیارے دل کیا تجھ کو اس کی خبر نہیں کہ اسرافیل علیہ السلام صور منہ میں لئے کھڑے ہیں کان لگائے نگاہ جمائے ہوئے ہیں کہ حکم ہوتے ہی صور پھونک دیں۔

اے دل جب یہ حالت ہے تو پھر تجھکو چین کیسے آتا ہے۔ جب صور پھونکا جائے گا جو جس حال میں ہوگا وہ اسی حال میں رہے گا۔ لقمہ لیا ہوا نگل نہ سکے گا کپڑا پہن رہا ہے تو پہن نہ سکے گا۔ پی رہا ہے تو پی نہ سکے گا۔ ادھر تڑا تڑ ہر چیز ٹوٹنے لگے گی۔ جو کچھ عالم میں ہے سب نیست ونابود ہو جائے گا۔ خدا کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ وہ کہاں ہیں جو ہمارے خلاف کیبہ کرتے تھے دنیا پر مرمٹتے تھے اس دن کو بھولے ہوئے تھے پھر خود ہی فرمائے گا۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا سب اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے میدانِ قیامت میں کھڑے ہوں گے ہر ایک نفسی نفسی کہہ رہا ہوگا کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔

ایسے میں ایک بڑھیا آئے گی بد صورت، نیلی آنکھیں بڑے بڑے دانت باہر کو نکلے ہوئے تمام خلق کہے گی۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ یہ کون کمبخت ہے سب اس کی طرف سے منہ پھیر لیں گے۔

Marfat.com

حکم ہوگا آج کیوں اس سے منہ پھیر رہے ہو؟ یہی تو دنیا ہے اس پر کیسے تم گرتے تھے اسی چڑیل کی وجہ سے آپس میں حسد دشمنی کرتے تھے۔ اس کی وجہ سے آپس میں خونا خونی ہوتی تھی نہ قرابت کا پاس ہوتا تھا نہ دوستی کا خیال۔

اس وقت سب کو یاد آجائے گا ہمارا مولا سچ فرماتا تھا۔ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا بے شک دنیا کی زندگی ہم کو دھوکے میں رکھی تھی۔ ہائے ہم کچھ نہیں سمجھے تھے کہ دنیا کیسی ہے جب دنیا دوزخ میں ڈال دی جائے گی تو وہ کہے گی میرے دوست بھی میرے ساتھ کردیئے جائیں اس کی درخواست قبول کرلی جائے گی۔ دنیا کے چاہنے والے بھی دنیا کے ساتھ دوزخ میں ڈال دئے جائیں گے۔

میرے پیارے دل کیا تجھ کو اس دن کا انتظار ہے۔ دوزخ میں دنیا کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر کیوں دنیا میں کھپا ہوا ہے آخرت کو بھولا ہوا ہے میرے پیارے دل خدا کے لئے سنبھل اور اپنی خبر لے۔ دنیا کی بے وفائیاں اور اس کی بے ثباتیاں تجھ کو جھنجوڑ جھنجوڑ کر جگا رہی ہیں ہائے تو جاگتا ہی نہیں اگر جاگنا ہی ہے تو لوگوں میں تیرا اس طرح چرچا ہونے کے پہلے ہی جاگ کر فلاں بیمار ہے۔ چوطرف سے طبیب آئے ہیں علاج ہو رہا ہے شفا کی امید نہیں پھر تیرا اس طرح ذکر ہو رہا ہے کہ فلاں کی حالت بہت نازک ہے وصیت بھی کردیا ہے۔ مال پر ترکہ کردیئے گئے ہیں تو ہر چیز کو حسرت کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے پھر زبان بند ہوگئی ہے۔ پہچان بھی نہیں رہی ہے دیدے چھت کو لگ گئے ہیں تیرے اہل وعیال تیرے اطراف کھڑے رو رہے ہیں تجھ کو دکھایا جارہا ہے کہ یہ تیرا بیٹا ہے یہ تیری بیوی ہے زبان پر مہر لگ گئی ہے۔ کچھ کہہ نہیں سکتا ہے۔ پھر یکایک بستی میں یہ خبر گشت کرتی ہے کہ تو مرگیا ہے تیرے اعضاء سے روح نکال کر فرشتے لے جارہے ہیں اور تیرا جسم لوگوں کے ہاتھوں میں ہے کفن

لایا جا رہا ہے۔ پھر تجھے غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا۔ حاسد راحت میں ہو گئے ہیں۔ وارثان تیرے مال کی تقسیم کے لئے منصوبے دل ہی دل میں کر رہے ہیں اور تو شہر خموشاں میں پڑا ہوا اپنے کئے کی سزا بھگت رہا ہے۔ میرے پیارے دل یہ وقت آنے کے پہلے ہی جو کچھ کرنا ہے کرے ورنہ پچھتائے گا۔ اس وقت پچھتانے سے کچھ فائدہ نہیں

پرہیز اس مرض کا مریض ان لوگوں کی صحبت سے جو دنیا میں کھپے ہوئے اور خدا کو بھولے ہوئے ہیں بہت پرہیز کرے۔

علامات صحت حب دنیا سے صحت ہونے کی علامت یہ ہے کہ یہ مریض دنیا کو بھی دین ہی بناتا ہے۔ دنیا کے کاموں کو بھی آخرت ہی کی نیت سے کیا کرتا ہے جب دین و دنیا کا مقابلہ ہو تو دنیا پر دین کو ترجیح دیتا ہے۔ دنیا سے اس کا دل سرد ہوتا ہے۔ خوف الٰہی اس کے دل کو ہمیشہ گھیرا رہتا ہے۔ تمام اعمال اس کے درست ہوتے ہیں آخرت کی تیاری میں ہمیشہ لگا رہتا ہے۔

بیعت اور اس کے متعلق امور

بیعت کے تعلق سے اکثر دیکھا گیا ہے کہ زبانی ہدایت پوری طرح ذہن نشین نہ ہونے سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے یہ مناسب معلوم ہوا کہ بیعت کے تعلق سے ضروری امور بیان کر دیئے جائیں بیعت دونوں سلسلوں یعنے قادریہ و نقشبندیہ میں لی جاتی ہے۔ اور سلوک اولاً سلسلہ نقشبندیہ میں طئے ہوتا ہے۔ اس طریقہ میں پہلے لطائف کو ذکر الٰہی کے طریقہ ذیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔

پہلا سبق اس سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قادریہ کا پہلا سبق لطیفہ قلب کہلاتا ہے اس لطیفہ کی جگہ سینہ کے بائیں جانب پستان سے دو انگل ترچھے رخ

Marfat.com

نیچے پسلی کی طرف سے اس مقام پر اپنا خیال جما کر زبان بند کر کے دل ہی دل میں اللہ ھو اللہ کا ذکر اس طرح کریں کہ یوں معلوم ہو کہ اللہ اللہ اس جگہ سے بولا جا رہا ہے۔ زبان سے نہ کہیں یہ ذکر ہر وقت اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اور لیٹتے وقت بے وضو ہر حالت میں اس طرح کیا کریں کہ ہاتھ پاؤں تو جس کام میں بھی ہوں مشغول رہیں لیکن خیال لطیفہ قلب کے مقام مذکورہ پر جما رہے اور دل میں جس طرح اور باتیں سوچا کرتے ہیں، اللہ اللہ کا خیال کریں۔ پس اس طرز عمل سے یہ ہوگا کہ ہاتھ پاؤں تو اپنے کام میں لگے رہیں گے اور دل اللہ کے ذکر میں مستغرق رہے گا۔ اس طرح کا ذکر ایک ایسی عبادت ہے جس میں ریا کا شائبہ بھی نہیں ہوتا اور اس کا علم بجز حق تعالیٰ کے کسی دوسرے کو مطلق نہیں ہوتا۔ میانِ عاشق و معشوق رمزیست کراماً کاتبین را ہم خبر نیست۔

ابتدا میں عادت نہ ہونے کی وجہ سے اس طرح کے ذکر میں قدرے دشواری ہوگی اور کبھی کبھی بھول بھی ہوگی لیکن کوئی مضائقہ نہیں جب بھی یاد آجائے ذکر شروع کر دیں اور اس کو اپنے ہر وقت کا شغلہ بنالیں۔

طریق ذکر اطمینان اور فرصت کے وقت مسجد میں یا مکان کے کسی حصہ میں یکسو ہو کر بیٹھ جائیں آنکھیں بند کر لیں اور منہ بھی بند کر لیں اور زبان کو روک کر یوں خیال کریں کہ حضرت پیر و مرشد میرے روبرو ہیں اور اللہ کا فیض مرشد کے قلب سے نکل کر میرے قلب میں آرہا ہے۔ اور اسی کے ساتھ دل میں اللہ اللہ کہہ کر تسبیح کا ایک ایک دانہ پھیرتے جائیں اس طرح کم از کم بیس تسبیح یعنی دو ہزار بار دل میں یہ ذکر اس طریقہ پر کریں اور روزانہ کرتے رہیں ناغہ نہ کریں۔ اس تعداد ذکر میں کمی نہ کریں اگر زیادتی ہو تو اچھا ہے کہ یہ ذکر جتنا زیادہ ہوگا۔ یہ پہلا سبق اتنا ہی جلد صاف ہو جائے گا ہاں اگر کسی وجہ سے ایک نشست میں ذکر کی یہ تعداد پوری نہ ہو تو مضائقہ نہیں

دو تین نشستوں میں بھی اس کو پورا کر سکتے ہیں۔
ذکر کے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ جس طرح زبان کو تیزی کے ساتھ باتیں کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دل بھی تیزی سے ذکر کا عادی ہو جاتا ہے لیکن یہ کوئی خوبی نہیں ہے ذکر میں اس بات کا اہتمام رکھنے کی ضرورت ہے کہ نہایت اطمینان وسکون سے آہستہ آہستہ ذکر کیا جائے اور ایک ایک لفظ پورا پورا اور اچھی طرح ادا ہو ذکر میں جلدی کرنے سے اس کا اثر پیدا نہیں ہوتا۔ یہ پہلا سبق ہے جس کو لطیفہ قلب کہتے ہیں اس کے صاف ہونے کے بعد دوسرا سبق دیا جاتا ہے۔ دورانِ ذکر میں جو کیفیات و واردات پیش آئیں ان کو بجز حضرت پیر و مرشد کے کسی دوسرے سے بیان نہ کریں کہ اس میں ایک خاص مصلحت ہے۔

تصور شیخ اور وساوس

ذکر کرتے وقت ہر طرح کے خیالات سے دل و دماغ کو پاک اور محفوظ رکھیں صرف ایک اللہ ہی کے ذکر سے دل و دماغ کو معمور رکھیں۔ اس دوران میں مرشد کا تصور ذہن میں رہے تو وسوسے پیدا نہ ہوں گے اس پر اگر وساوس پیدا بھی ہوں تو اس کا کوئی خیال نہ کریں اس سے کوئی ہرج نہیں البتہ اس بات کی ضرور احتیاط رکھیں کہ اپنی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا نہ ہو اگر خود بخود بلا ارادہ آئیں تو کوئی مضر نہیں کثرت ذکر اور تصور شیخ قائم رکھنے سے وساوس کم ہو جائیں گے۔ تصور شیخ ابتدائے سلوک میں اس لیے ضروری ہے کہ اس ایک تصور سے دنیا بھر کے تصورات باطلہ کا ازالہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اور آخر میں چل کر قلب سے شیخ کا تصور نکال کر اللہ کا تصور جمانا بہت سہل ہو جاتا ہے تصور شیخ پر بعض حضرات شرک کا شبہ کرتے ہیں جس کی کوئی اصل نہیں۔ اہل علم تصور شیخ کو بطور علاج مبتدیوں کے سلوک کے لیے ضروری قرار دیتے ہیں۔
کثرت ذکر اور تصور شیخ قائم رکھنے سے وساوس خود بخود کم ہو جاتے ہیں۔ تصور شیخ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ شیخ کی صورت مجسم ہو کر نظر میں آئے یا یہ کہ شیخ کو خدائے تعالیٰ کی طرح ہر وقت اور ہر جگہ

Marfat.com

حاضر و ناظر سمجھیں مقصود صرف شیخ کا ایک تخیل ہے۔ قوت متخیلہ میں ایسی قوت ہے کہ انسان جس چیز کا بھی خیال کرتا ہے وہ اس کی آنکھوں میں بعینہ موجود ہو جاتی ہے۔ پس شیخ کے تصور سے اس کے فیوض و برکات کے حصول میں بڑی مدد ملتی ہے۔

غایت بیعت مقصود ذکر الٰہی بیعت دراصل کسی واصل الی الحق کے دست حق پرست پر اس غرض سے کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اسکو راضی کرنے کا طریق معلوم ہو جائے کیونکہ رب العزت کا خود ارشاد ہے کہ اُذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا کثرت سے اللہ کو یاد کیا کرو فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ۔ تم میرا ذکر کیا کرو تو میں اس وقت تمہارا ذکر کرتے رہونگا اس حکم خداوندی کو بجا لانے کیلئے کسی سالک طریقت و عارف حق کی رہنمائی ضروری ہے۔ اور اس حدیث سے بھی ذکر کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ ترجمہ: میں ہم نشین ہوں اس کا جو مجھ کو یاد کرے مقصود ذکر الٰہی سے اللہ کی خاص محبت پیدا کرنا ہے اور کوئی دنیوی غرض بیعت سے وابستہ نہ رکھی جائے حضرت پیر و مرشد کو اللہ تک پہنچنے کا ایک وسیلہ سمجھیں اور اس تعلق سے جو حقوق و آداب مراتب ہوتے ہیں انہیں بجا لانے کی کمالی وجبہ کوشش کریں ذکر کے وقت نہایت عاجزی کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں یوں عرض پرداز ہوں کہ اے میرے معبود میں تیری ہی یاد اور تیری ہی محبت کے لئے تیرا ذکر کر رہا ہوں میرا مقصود بس تو ہی ہے۔ مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنی رضا و محبت اور اپنی معرفت عطا فرما۔

پہلی وصیت اسی طرح بیعت لینے کے بعد سالک کو شرعی امور میں جملہ اوامر و نواہی کی سختی سے پابندی کرنی چاہیئے کہ اتباع سنت ہی سے سلوک جلد طے ہوتا ہے اور ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اس میں سب سے پہلی چیز نماز کی پابندی ہے۔ سالک کے لئے پہلی وصیت یہ ہے کہ پانچ وقت نماز کی پابندی رکھے اور ہر نماز کو جماعت سے پڑھنے کی کوشش کرے عورتیں جماعت کے بغیر پانچ وقت کی نماز پابندی سے اپنے گھروں میں ادا کر لیا۔

Marfat.com

دوسری وصیت یہ ہے کہ درود شریف روزانہ کم از کم ۲۰۰ مرتبہ پڑھا کریں درود شریف کے آداب میں یہ بھی ہے کہ ادب اور توجہ کے ساتھ بیٹھکر پڑھا جائے چلتے پھرتے اور گردہ مقامات پر اس کا پڑھنا خلاف ادب ہے۔ درود شریف کو ذکر کیساتھ ملا کر پڑھنا بھی ضروری نہیں ہے سونے سے پہلے تک جب چاہیں اس کو پڑھ سکتے ہیں۔ درود شریف کوئی سا بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ یہاں ایک مختصر درود لکھا جاتا ہے جو اپنے معنی کے لحاظ سے بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ اس کے معنی خیال میں رکھکر پڑھیں تو مناسب ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَفْضَلَ صَلَوَاتِکَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل و اصحاب پر سب سے افضل درود اور اتنی تعداد میں جو آپ کے معلومات کی تعداد کے موافق ہے۔ برکت اور سلام نازل فرما

وظائف و اشغال عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ہر شخص کو کچھ نہ کچھ وظائف وغیرہ کی عادت ہوتی ہے۔ سالک کے لئے صرف تین چیزوں کا اختیار کرنا ضروری ہے، باقی چیزیں ترک کر دیں۔ اولاً قرآن مجید کی تلاوت پابندی سے اس طرح کیا کریں کہ ابتداء سے آخر تک جتنا ہو سکے پڑھکر پورا قرآن ختم کیا کریں پھر ایسا ہی دوسرا دور شروع کریں۔ درمیان قرآن سے کوئی ایک آدھ سورۃ کا پڑھ لینا کافی نہیں (۲) درود شریف بکثرت پڑھا کریں کم از کم دو سو مرتبہ پڑھنا چاہیئے چونکہ دلائل الخیرات درود دعاؤں کا بہترین مجموعہ ہے بعد تلاوت قرآن ہمیشہ اس کا ورد کریں تو بہتر ہے۔ اولیاء و علماء و مشائخین کرام کا یہی طریقہ رہا ہے کہ (۳) ذکر مذکور ایک جگہ بیٹھ کر مرشد کا خیال اس طرح کریں کہ ان کے قلب سے اللہ کا فیض میرے قلب میں آرہا ہے یہ یہ سوچتے ہوئے اللہ ھو اللہ کا ذکر کریں اسی کو جتنا بڑھا سکتے ہوں بڑھائیں دو ہزار کی تعداد ابتدائی درجہ میں بتلائی جاتی ہے لیکن سلوک کثرت ذکر ہی سے طے ہوتا ہے۔ اور جب ذکر چھ ہزار کی تعداد تک پہونچ جاتا ہے تو اپنا اثر دکھانا شروع کرتا ہے۔

Marfat.com

اس طریقہ کی بنا ہی کثرت ذکر اور صحبت شیخ پر رکھی گئی ہے۔

ابو الحسنات سید عبداللہ کان اللہ لہٗ

[illegible]

شجرہ حضرات نقشبندیہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا فتّاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت حضرت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت سلطان العارفین قطب العاشقین حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ جہاں حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا محمد عارف ریوگری رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عزیزاں علی رامیتنی رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید السادات حضرت سید خواجہ امیر کلال رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگان پیر پیراں امام طریقت حضرت
خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخی رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد شرف الدین زاہد رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد درویش رحمت اللہ علیہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا خواجگی محمدؒ امکنگی رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمدؒ باقی باللہ رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت محبوب صمدانی امام ربانی مجدد الف ثانی امام الطریقت حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمدؒ معصوم رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ایشاں حضرت شیخ سیف الدین رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حافظ محمدؒ محسن رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید السادات حضرت سید نور محمدؒ بدایونی رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شمس الدین حبیب اللہ عارف باللہ قیوم زماں قطب جہاں
حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں شہید رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت شاہ عبداللہ المعروف بہ غلام علیشاہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ واصل مرشد کامل عارف باللہ حضرت شاہ سعد اللہ رحمت اللہ علیہ
الٰہی بحرمت شیخ وقت قطب دوراں عارف باللہ حضرت سید محمدؒ بادشاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت جمیع حضرات نقشبندیہ بر فقیر ابوالحسنات سید عبداللہ رحم فرما
دعا قبتش بخیر گرداں بِحُرْمَۃِ النَّبِی وَاٰلِہِ الْاَمْجَاد

اما بعد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

در طریقہ عالیہ نقشبندیہ بیعت نمودہ داخل محفل گردانیدم حق سبحانہ تعالیٰ
مذکور را از فیوضات مرشدان حظ وافر نصیب مکاشفہ
مع استقامت شریعت عطا فرماید۔ آمین یا ربَّ الْعَالَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْن بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْن۔

شجرہ حضرات قادریہ رضی اللہ عنہم اجمعین

یا فتاح

ذکر المولیٰ من کل اولیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل رسولاً یھدی الی طریق الایمان للعالمین وصیرہ وسیلۃ مرضیۃ للوصول الی صراط النجاۃ والیقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ افضل النبیین سید المرسلین حبیب رب العالمین محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اما بعد فھذہ شجرۃ قادریۃ من توسل الیھا وصل الی المراد

الٰہی بحرمت بہ عجز و انکسار عبدک الضعیف ابو الحسنات سید عبد اللہ کان اللہ لہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید محمد بادشاہ بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید خواجہ احمد بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید حسین بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید محی الدین بادشاہ بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید علی بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید فرید الدین بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید علی صوفی بخاری قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ فرید الدین صوفی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ الشیوخ حضرت شیخ علی صوفی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سلطان العارفین قطب العاشقین سید شاہ عبد اللطیف قادری لاابالی قدس سرہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ احمد بن شیخ محمد الحموی قدس سرہ

Marfat.com

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ محمد بن قاسم قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ قاسم بن شیخ عبد الباسط قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ عبد الباسط شیخ شہاب الدین ابی العباس احمد قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ شہاب الدین ابی العباس احمد بن شیخ بدر الدین حسن قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ بدر الدین بن شیخ علاء الدین علی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ علاء الدین علی بن شیخ شرف الدین یحییٰ قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ شمس الدین محمد بن شیخ شرف الدین یحییٰ قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ بن شیخ شہاب الدین احمد قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ شہاب الدین احمد بن شیخ عماد الدین ابی صالح نصر قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ عماد الدین ابی صالح نصر بن شیخ تاج الدین ابوبکر عبد الرزاق قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ تاج الدین ابوبکر عبد الرزاق بن شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ غوث الصمدانی محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ ابوسعید المبارک المخزومی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ ابوالحسن علی بن محمد یوسف القرشی الہکاری قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ ابوالفضل عبد الواحد بن عبد العزیز التمیمی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ ابوبکر عبد اللہ شبلی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ سید الطائفہ حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ عبد اللہ سری سقطی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ معروف کرخی قدس سرہٗ

Marfat.com

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ داؤد طائی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ حبیب عجمی قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ اکمل مرشد اکمل حضرت شیخ حسن بصری قدس سرہٗ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امیر المومنین امام المشارق والمغارب اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت سید الاولین و آخرین افضل الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین
رحمت للعالمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ اجمعین وسلم تسلیماً سماوی کثیراً کثیرا

بیعت و ارادت قادری در این سلسلہ

قادریہ عالیہ مقبول و پذیر باد

الٰہی بحرمت جمیع حضرات قادریہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بر . . . .

. . . . قادری رحم فرما و عاقبتش بخیر گرداں و از فیوض

مرشداں حظ وافر نصیب متکلم مع استقامت شریعت عطا فرما۔ آمین آمین آمین

برحمتک یا ارحم الراحمین ۰

ابو الحسنات سید عبد اللہ کان اللہ لہ

جا مبیا واقف دم باش عزیزاں رفتند	فکر عقبیٰ بکن آخر کر تو ہم بیچارئی
کم خور و کم خسپ و کم گو ہم بجیلا کم نشین	دائما در ذکر باش و خویش را این پذیریں
با عاشقاں نشین و غم عاشقی گزیں	با ہر کہ نیست عاشق کم کن از و قریب

ابو الحسنات سید عبد اللہ کان اللہ لہٗ

قطعہ تاریخ [illegible]	قطعہ تاریخ [illegible]
[illegible]	[illegible]
۱۳۵۵	

نور المصابیح

اردو میں حنفی مسلک پر احادیث نبوی کا مجموعہ

تبصرہ

نور المصابیح حصہ اول ترجمہ اردو زجاجۃ المصابیح مولفہ مولانا ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ صاحب نقشبندی حنفی مترجم الحاج مولانا محمد منیر الدین صاحب دیولوی کامل شیخ الادب جامعہ نظامیہ کاغذ لکھائی اور چھپائی عمدہ اور دیدہ زیب۔ صفحات حصہ اول (۳۱۲) ہدیہ (۱۵ روپیہ سکہ ہند)

ملنے کا پتہ: مکتبہ نقشبندیہ ۱۶۰۵/۲۳-۳-۵ حسینی علم بارہ گلی حیدر آباد دکن

زجاجۃ المصابیح جس کا ترجمہ زیر تبصرہ ہے حنفی مسلک پر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مستند ذخیرہ ہے خود مولف نے دیباچہ کتاب میں اس کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے کہ جس طرح علامہ خطیب تبریزیؒ نے اپنی مشہور و معروف کتاب مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت امام شافعیؒ کے مسلک اور طریقہ کی حدیثوں کو جمع کیا ہے اسی طرح زجاجۃ المصابیح میں ان حدیثوں کو جمع کیا گیا ہے ۔ جو حنفی مسلک کے طریقہ کی ہیں.

کتب احادیث کا جو ذخیرہ ہمارے پاس موجود ہے ان میں ایک قسم اُن مجموعہ احادیث کی ہے جن کو مسانید کہا جاتا ہے. ان کتابوں میں احادیث نبوی صلعم کو بہ رعایت اسناد جمع کیا گیا ہے. دراصل یہی وہ احادیث کے ذخیرہ ہیں جنھیں فنی حیثیت حاصل ہے ان کے علاوہ بعض وہ کتابیں ہیں جن میں احادیث نبوی صلعم کو فقہی ابواب کے ماتحت جمع کیا گیا ہے. اگرچہ موخر الذکر کتابیں بھی احادیث ہی کے مجموعے ہیں لیکن ابواب کی فقہیانہ ترتیب ان

بات کی مقتضی ہے کہ مولف کا فقہی مسلک بھی اس ترتیب پر اثر انداز ہو جہاں تک مسلک حنفی کا تعلق ہے تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ ہر زمانہ میں اس مسلک کے پیرو اکثریت میں رہے اور حکومتوں کی سرپرستی بھی اس مسلک کو حاصل رہی ہے اس بناء پر علماء حنفی المسلک کو یہ ضرورت محسوس نہ ہوئی کہ فقہی ابواب کے ماتحت احادیث نبوی صلعم کو ترتیب دیں۔ بجائے اس کے جس امر کی شدید ضرورت حنفی علماء کو درپیش ہوئی وہ کتب فقہ کی ترتیب تھی جن میں فقہی مسائل براہ راست پیش کئے جائیں تاکہ عوام ضروری مسائل کو آسانی سے سمجھ لیں اور عدالتوں میں قاضیوں کو بہ سہولت حاصل ہو کہ ان فقہی مسائل کو پیش نظر رکھ کر فیصلے سنائے جائیں اگر علمائے احناف یہ طرز عمل اختیار نہ کرتے تو ممکن تھا کہ عدالتیں اور مسلم عوام جن کی اکثریت حنفی المسلک تھی ذہنی آوارگی کا نشانہ بن جاتے۔ اس صورتِ حال کا مقابلہ علمائے احناف نے فقہی کتابوں کی تدوین سے جس خوبی کے ساتھ کیا وہ قابل صد تحسین ہے۔ حنفی علماء کا یہ طرز عمل جو اقتضائے زمانہ پر مبنی تھا رفتہ رفتہ بعض اجتماعی نقائص کا سبب بھی بن گیا وہ یہ کہ نہ صرف عوام الناس کی بلکہ علمائے احناف کی نظر بھی صرف فقہی کتابوں پر جم کر رہ گئی اور احادیث نبوی صلعم سے بے اعتنائی برتی جانے لگی ان حالات میں مسلمانوں کے اندر ذہنی جمود کا طاری ہو جانا ایک لازمی امر تھا لیکن یہ الزام کہ حنفی علمائے اہل الرائے ہیں دراصل غلط اور بے بنیاد ہے کیونکہ فقہ حنفی کی بنیاد رائے پر نہیں بلکہ احادیث و قرآن پر ہے۔ اس باب میں ایک عالم محقق علامہ حضرت محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے گرانقدر ملفوظات ملاحظہ ہوں

"ہم نے اپنی عمر کے تیس سال اس مقصد کے لئے صرف کئے کہ فقہ حنفی کے موافق حدیث ہونے کے بارے میں اطمینان حاصل کیا جائے سو الحمد اللہ اپنی تیس سالہ محنت اور تحقیق کے بعد اس بارے میں مطمئن ہوں کہ فقہ حنفی حدیث کے مخالف نہیں۔"

اب زمانہ کے مقتضیات بدل چکے ہیں حنفی المسلک عوام کے ذہنوں پر جو فقہی جمود طاری

ہو گیا تھا اور احادیث نبوی صلعم سے جو ایک گونہ بے اعتنائی پیدا ہو گئی تھی اسے دور کرنے اور علمائے احناف کے اندر زمانے کے نئے تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت کو اجاگر کرنے کی شدید ضرورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس سائنٹیفک دور میں صرف اتنا کہہ دینا کہ فقہ حنفی کی بنیاد حدیث و قرآن پر ہے کافی نہیں ہو سکتا بلکہ ہر مسئلہ کے متعلق یہ ثابت کرنے کی ضرورت ہے کہ اس کا ماخذ کونسی آیت قرآنی اور کونسی حدیث ہے اور اس حدیث کا بحیثیت روایت و درایت کیا مرتبہ ہے۔ اس طرح جب تک فقہی مسائل کے ماخذ واضح نہ کئے جائیں اس وقت تک یہ کہنا کہ ان کی اصل قرآن و حدیث ہے دعویٰ بے دلیل ہی سمجھا جائے گا۔ زمانہ کی مقتضیات کو پورا کرنے کی طرف یہ ایک مبارک اقدام ہے جو مولف:۔ زجاجۃ المصابیح نے کیا ہے۔ علامہ عصر حضرت انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے تیس سالہ تجربہ کے بعد فقہ حنفی کے متعلق جن خیالات کا اظہار فرمایا تھا یہ کتاب گویا انہی خیالات کا ایک عملی مظاہرہ ہے

بقول مولف زجاجۃ المصابیح علامہ خطیب تبریزیؒ مشکوٰۃ المصابیح کے طرز پر ترتیب دی گئی ہے تو یہ دونوں کتابیں اپنے اپنے مسلک پر معرکۃ الآراء تالیفات ہیں لیکن زیر تبصرہ کتاب کی خوبیوں کو نمایاں کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مشکوٰۃ المصابیح کے مقابلہ میں زجاجۃ المصابیح کی اہم خصوصیتوں کی وضاحت کی جائے

۱۔ مشکوٰۃ میں فقہ شافعی کی رعایت رکھی گئی ہے لیکن اس کتاب میں فقہ حنفی کی رعایت ملحوظ ہے۔ اگرچہ ترتیب ابواب مشکوٰۃ ہی کے انداز پر ہے۔

۲۔ ہر بڑے عنوان کے بعد متعلقہ قرآنی آیات کو جمع کیا گیا ہے یہ صحیح بخاری کی خصوصیت ہے

۳۔ مشکوٰۃ میں ہر باب کے متعلق احادیث بہ حیثیت روایت تین فصلوں پر جمع کی گئی ہیں لیکن اس کتاب میں طریقہ اختیار نہیں کیا گیا اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ایسی ترتیب میں مسائل کا یکسا

Marfat.com

نظر تلاش کرنا دشوار ہے در اصل جو حدیثیں فقہ حنفی کی رعایت سے جمع کی جائیں ان میں اس ترتیب کی ضرورت بھی نہیں چونکہ فقہ حنفی کی بنا صرف روایت پر نہیں بلکہ روایت درایت اور تعامل صحابہ تینوں حنفی اصول استدلال میں شامل ہیں اس لئے احادیث کی تقسیم صرف بہ حیثیت رواۃ مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتی فقہ حنفی کی اس خصوصیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے زجاجۃ المصابیح میں جو ترتیب اختیار کی گئی ہے وہ اپنی نوعیت کی بہترین اور مفید تر ترتیب ہے وہ یہ ہے۔

اولاً قول مفتیٰ بہ نقل کیا گیا ہے ثانیاً اس کے موافق حدیث درج کی گئی ہے ثالثاً اس حدیث کی صحت پر بحث کی گئی ہے اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی تنقید رواۃ بھی مذکور ہے رابعاً ہر مسئلہ کے تحت احادیث کے علاوہ اقوال و آثار صحابہ و تابعین بھی درج کئے گئے ہیں اور یہ وضاحت کی گئی ہے کہ امام صاحب رحمتہ اللہ علیہ کا قول علاوہ حدیث کے کسی نہ کسی صحابی یا تابعی کے قول سے ماخوذ ہے۔

دوم) اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ حاشیہ پر فقہ حنفی پر اعتراض کے مدلل جوابات اور حنفی مقاصد کی وضاحت بقدر ضرورت کی گئی ہے۔

کتاب نور المصابیح جس کا پہلا حصہ ہمارے پیش نظر ہے وہ زجاجۃ المصابیح کا اردو ترجمہ ہے۔ ترجمہ نہایت صاف شگفتہ اور عام فہم ہے اس ترجمہ سے زجاجۃ المصابیح کی افادیت میں بہت وسعت پیدا ہو گئی ہے اور عوام الناس بھی جو اردو پڑھ سکتے ہیں فقہ حنفی کی حقیقت اور اس سے متعلق اور دیگر ماخذ سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں نور المصابیح کا پہلا حصہ کتاب الایمان کتاب العلم اور کتاب الطہارت پر شامل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

ماخوذ از اخبار سلطان مدراس جلد ۴۳ یوم دوشنبہ ۲۰ رجب ۱۳۸۴ھ م ۹ فروری ۱۹۶۴ء

Marfat.com

مَنامَات مُبشّرات (خوشخبری دینے والے خواب)

علامہ خطیب تبریزی رحمتہ اللہ علیہ کی یہ قیمتی کتاب جس میں انہوں نے حضرت امام شافعیؒ کے مسلک اور طریقہ کی حدیثوں کو جمع کیا اس کو دیکھ کر میرے دل میں یہ بات اکثر رہا کرتی تھی کہ میں مشکوٰۃ کی طرز پر ایک کتاب لکھوں جس میں اپنے امام اعظم ابوحنیفہؒ (آپ پر ہمیشہ اللہ کی رحمت ہو اور وہ آپ سے راضی اور خوش رہیں) کے مسلک کو اختیار کروں مگر میری بے بضاعتی مجھے اس مرتبہ کے حاصل کرنے سے روک رہی تھی کہ اس زمانہ میں میں نے خواب دیکھا کہ روضۂ رسالت کے درخشاں آفتاب اور شب تاریک کے منور ماہتاب، نور ہدایت اور تاریکیوں کے روشن چراغ ہمارے پیارے اور محبوب آقائے نامدار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما اور جلوہ افروز ہوئے اور سلام فرمایا اور میں نے سلام کا جواب عرض کیا میری جان آپ پر سے قربان آپ نے اپنے سینہ مبارک سے جو علم اور حکمتوں کا سرچشمہ ہے چمٹا کر گلے سے لگا لیا جب میں نیند سے خوش خوش اٹھا تو اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور اس کا شکر ادا کیا الغرض اس نیک اور مبارک خواب سے میرا سینہ کھل گیا۔ اور اس کام کی تمام مشکلات مجھ پر آسان ہوگئیں میں نے اس کتاب کی تکمیل و تالیف کا عزم کر لیا اس کے لکھنے کیلئے کمر ہمت باندھ لی بحمد اللہ تعالیٰ میں اس کتاب میں ہر حدیث درج کرتے وقت باوضو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا رہا اور میں نے زجاجۃ المصابیح اس کتاب کا نام رکھا اللہ بزرگ و برتر سے میری دعا ایسے عاجز بندہ کی طرح ہے کہ جس کا دل اپنے مولیٰ کی عظمت سے معمور اور جن کی گردن اس کے جلال سے خم ہو اس کے حبیب پاک کے وسیلہ سے جو شفیع خلائق مقبول الشفاعت ہیں کہ اس کتاب کو اپنی مہربانی سے اپنی خوشنودی کا ذریعہ بنائے اور مسلمانوں کو اس کتاب سے کتاب مشکوٰۃ المصابیح کی طرح نفع بخش بنادے اور اس کو قبول فرمائے اور اس کو میری آخرت کا ذخیرہ بنائے یقیناً دعاؤں کو قبول کرنے والے وہی

ہیں اور وہی ہر چیز پہ قادر ہیں۔

۲۔ اس ضمن میں حضرت کے ایک مرید کا بیان کردہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے انہوں نے مجھ سے کہا کہ خواب میں حضرت قبلہ کو اس حال میں تشریف فرما دیکھا کہ ایک نور بسیط آپ کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور کوئی بزرگ فرماتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک بڑی نعمت ہے صبح میں نے ایک پیر بھائی سے اس کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے مجھ سے زجاجۃ المصابیح کا حال سنایا کہ وہ نور بسیط اور نعمت زجاجۃ المصابیح ہو سکتی ہے۔

۳۔ حضرت قبلہ کے ایک عقیدت مند نے ۱۳۷۵ھ میں زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل کی ہے وہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ

بتاریخ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ بعد نماز مغرب روضۂ اقدس پر بندۂ احقر نے زجاجۃ المصابیح کے جلد اول و دوم بایں غرض پیش کی کہ یہ تالیف سید عبد اللہ شاہ حیدرآبادی کی غلام نے لایا ہے پسند و شرف قبولیت بخشا جائے فوری جواب آیا کہ ہم نے پسند و قبول کیا۔

خوش نصیب مؤلف

۴۔ اسی اثناء میں راقم ناچیز نے بھی بفضلہ تعالیٰ حضرت پیر و مرشد قبلہ قدس فیوضہ و برکاتہ کے فیض توجہ سے عالم رویا میں آقائے نامدار حضور پر نور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے یوں مشرف ہوا کہ ایک مقام دلکشا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و دیگر اولیائے عظام رونق افروز ہیں اور حضرت صلعم خود دست مبارک سے حضرت پیر و مرشد قبلہ کو ایک نورانی تاج پہنا رہے ہیں اس تاج کی تابانی اور درخشانی اس درجہ نظروں کو چکا چوند کر رہی ہے کہ حضرت قبلہ کا روئے مبارک کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے بمصداق نور علیٰ نور کتاب زجاجۃ المصابیح کے اختتام پر اس رویائے صادقہ کی تعبیر اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے جس کی مقبولیت و منزلت سے حضرت قبلہ کے وابستگان دامن کو مطلع کیا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختم خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

سب سے پہلے بارورح پاک حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رضی اللہ عنہم اجمعین فاتحہ گذران کر اس ختم کو شروع کریں ختم شریف یہ ہے (۱) سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بار (۲) درود شریف ۱۰۱ بار (۳) سورۂ الم نشرح مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۷۹ بار (۴) سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ احد) مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۰۱ بار (۵) سورۂ فاتحہ (الحمد للہ رب العالمین) مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بار (۶) درود شریف ۱۰۱ بار (۷) یا قاضی الحاجات ۱۰۱ بار (۸) یا کافی المہمات ۱۰۱ بار (۹) یا دافع البلیات ۱۰۱ بار (۱۰) یا رافع الدرجات ۱۰۱ بار (۱۱) یا شافی الامراض ۱۰۱ بار (۱۲) یا حل المشکلات ۱۰۱ بار (۱۳) یا غیاث المستغیثین ۱۰۱ بار (۱۴) یا مجیب الدعوات ۱۰۱ بار (۱۵) یا ارحم الراحمین ۱۰۱ بار (۱۶) درود شریف ۱۰ بار (۱۷) لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۵۰۰ بار (۱۸) درود شریف ۱۰۱ بار اس کے بعد حسب سابق فاتحہ گذران کر اپنے مقصد کیلئے دعا کریں جن نیت و مقصد کے لئے بھی یہ ختم پڑھا جائے مجرب ہے۔ اس ختم شریف کو ایک شخص تنہا یا کئی اشخاص ملکر بھی پڑھ سکتے ہیں لیکن پڑھنے والوں کی تعداد ہر حالت میں طاق ہونی چاہئیے۔

ترکیب نماز استخارہ

بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل استخارہ کی نیت سے اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس دس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑھکر ختم نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ درود شریف (۲) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھکر یہ دعا کریں۔ اے اللہ آپ ہر چیز سے واقف ہیں۔ میں کسی چیز سے واقف نہیں ہوں اگر فلاں ______ (پیام: پیام کی صورت میں لڑکی کا نام لیں / کام: کام کی صورت میں کام کی نوعیت ظاہر کریں) فلاں (یہاں لڑکے کا نام لیں) سے خیر ہو تو اسے جاری کیجئے اور یہ کام ہو جائے۔ اگر شر ہو تو اسے ہونے نہ دیجئے جو خیر اور بہتر ہو اسے جاری کیجئے اور اس میں برکت ہو یا یہ دعا کرکے (۲) مرتبہ درود شریف پڑھکر کسی سے بات نہ کیجئے بغیر سو جائیں۔

رباعی

ہے حکم خدا نبی کی سنت کو نہ چھوڑ + تسلیم و رضا و صبر و طاعت کو نہ چھوڑ
زادان اپنے وسیلے کو نہ بھول + گر ہے طلب صدق تو نسبت کو نہ چھوڑ

(از حضرت نقی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قطعہ تاریخ نور المصابیح نتیجہ فکر مولانا خسرو موظف ناظم امور مذہبی پائیگاہ خورشید جاہی

حضرت عبید اللہ شاہ قبلہ کا فیض — احناف پہ عام ہوگیا ہے
ہیں ہادیٔ کل مجدد العصر — کون آپ سا آج پیش رو ہے
چہرے سے برس رہا ہے جو نور — اوصاف درون کا آئینہ ہے
سینے سے لگا کے شاہ دیں نے — دروازۂ علم وا کیا ہے
صدیق ؓ و علی ؓ ہیں ان کے منبع — دونہروں کا فیض ایک جا ہے
آنکھوں میں مجددی تجلی — اور قلب میں قادری ضیا ہے
تالیف زجاجۃ المصابیح — اک خاص عطائے مصطفیٰ ہے
فقہ حنفی میں پھونک دی روح — دم اہل سنن میں آگیا ہے
قرآن و حدیث کے موافق — ہر مسئلہ کو دکھا دیا ہے
جو بھٹکے ہوئے ہیں راہ شک میں — ان کو یہ کتاب رہنما ہے
اب نور زجاجۃ المصابیح — اردو میں بھی جلوہ گر ہوا ہے
استاد ادب ملیب دین نے — کیا بہترین ترجمہ کیا ہے
نظر ثانی کا اس میں اعزاز — عبد الستار کو ملا ہے
حضرت ہیں شریک کار اس میں — اس کام کا پوچھنا ہی کیا ہے
کیا کہئے بیان کی روانی — دریا ہے کہ جیسے بہہ رہا ہے
فیض عربی زبان ہے یہ بھی — اردو میں جو لطف آگیا ہے
تاریخ بھی کتنی صاف خسرو — کیا بہترین ترجمہ کیا ہے

۱۳ھ۷۷

دیگر نتیجہ فکر امجد صدیقی

سید عبید اللہ شیخ مستند — منبع فیضان اللہ الصمد
عالم بے مثل کامل پیر ہیں — ان کی ہر تحریر ہے علمی سند
مایہ ناز آپ کی تصنیف ہے — جس پہ علم وقت کو ہے رشک و حسد
خواب میں دیکھا شہ لولاک کو — جو ہیں بیشک مظہر شان احد
ان کو سینے سے لگا کر آپ نے — اس طرح بخشی ہے روحانی مدد
مسلک احناف کی تائید میں — ہیں احادیث صحیحہ بے عدد
جو قیاسی کہتے ہیں احناف کو — یہ کتاب ان کے قیاسوں کی ہے رد
ان کا مالک مہربان ان پہ رہے — ان کو دے انعام اس کا ان کے جد
مصرع ہجری یہ امجد نے کہا — طبع شد نور المصابیح مستند

۱۳ھ۷۷

۴۸۶
۳۹۲۳

حضرت مؤلف علام رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر قابل دید تالیفات

۱۔ گلزار اولیا . . . . بہ قیمت (۵) روپیہ سکہ ہند
۲۔ علاج السالکین . . . . ″ (۲) ″ ″
۳۔ کتاب المحبت . . . . (۵) ″ ″
۴۔ زجاجۃ المصابیح (عربی) مجموعۂ احادیث حنفیہ مکمل پانچ جلد . . . ″
جلد اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم فی جلد ″ (۲۰) ″ ″
۵۔ یوسف نامہ (تفسیر سورۂ سیدنا یوسف علیہ السلام) طبع چہارم . . . ″ (۲۵) ″ ″
۶۔ مواعظ حسنہ (حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات ملفوظات کا مجموعہ ″ (۲۰) ″ ″
۷۔ قیامت نامہ (طبع دوم) . . . . ″ (۱) ″ ″
۸۔ نور المصابیح حصہ اول جلد اول (طبع دوم) . . . ″ (۱۸) ″ ″
۹ ″ ″ ″ دوم جلد اول . . . ″ (۲۵) ″ ″
۱۰ ″ ″ ″ سوم جلد اول . . . ″ (۲۵) ″ ″
۱۱ ″ ″ ″ پنجم ″ ″ . . . ″ (۵) ″ ″
۱۲ ″ ″ ″ ہفتم . . . . ″ (۱۵) ″ ″
۱۳ معراج نامہ . . . بہ قیمت ۱۵ روپیہ سکہ ہند ۱۴ میلاد نامہ . . ″ (۱۰) ″ ″
۱۵ شہادت نامہ ″ ″ ″ ۱۰ ″ ″ ۱۶ فضائل نماز (۱۰) ″ ″
۱۷ فضائل رمضان . . . . . ″ (۱۰) ″ ″
۱۸ جواہر العینی شجرۂ انساب عالم و نسب نامہ فخر عالم از حضرت آدم و بی بی حوا تا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) ″ ″
۱۹ سوانح مبارک حضرت عبداللہ شاہ صاحب قبلہ نقشبندی القادری ″ ″ ″ ″ ″

مینار بک ڈپو کے دیگر مطبوعات

علم غوثیہ ۲ روپیہ، خطبات غوث اعظمؒ ۱۵ روپیہ، صراط مستقیم ۷ روپیہ ۵۰ پیسے، نصاب اہل خدمات شرعیہ ۱۲ روپے، نقشبند رکن ۹ روپے، رحمت عالم ۴ روپے ۵۰ پیسے، سیرت خلفائے راشدین مجلد ۹ روپے

ملنے کا پتہ:۔ مینار بک ڈپو چارکمان حیدرآباد

نوٹ: اطلاع پر کتابیں بذریعہ ڈاک بھی روانہ کی جاتی ہے۔